

88۔ آدھا بیٹر

ابن مغلّی

سفارت خانے کا پرنس اناٹھی گروہ ڈگور سائی زندگی میں خا سے رکھ رکھا والا آدمی مشہور تھا اور مقامی ٹھاقی سرگرمیوں میں اس طرح حصہ لیتا تھا جیسے اس کا سائی مستقل ہی ملک سے واسطہ ہو۔ کبھی کبھی شلووار سوٹ اور قرقلی ٹوپی سے بھی شوق کرتا۔ اردو انجمنی خاصی پور لیتا تھا لیکن جب اردو میں سی بذ لہ بٹی پر اتر آنے کی کوشش کرتا تو مضحکہ خیز ہو جاتا۔

ہارلم ہاؤز اس کی قیام گاہ کا نام تھا۔ لیکن اندازہ کرنا دشوار تھا کہ اس عمارت میں اس کے ساتھ کتنے افراد مقیم ہیں۔ روزی ٹی ٹی صورتیں دکھائی دیتیں۔

غیر ملکی خواتین کے ساتھ ساتھ دولت مند طبقے کی مقامی خواتین میں بھی مقبول تھا۔ خوش فہم، صحت مند اور توانا آدمی تھا۔ گفتگو کے دوران میں ہونٹوں پر مسکراہٹ نکلتی رہتی۔ اس کی روشن خیالی اور خوش مزاجی کے چرچے تھے۔ لیکن اس کی بیوی اولڈیا ڈگور اتنی ہی غلبہ نظر، فہم اور چرچہ جڑی تھی۔ خواتین میں اپنی شوہر کی مقبولیت اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی آنکھوں میں وصول جھونک رہا ہے۔ بظاہر محض خوش طبعی تک محدود رہنے والا باطن عورتوں کا بہت بڑا شکاری ہے۔ کبھی کبھی وہ دو ٹوک اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتی تھی۔ لیکن فوراً اسے پیچ کر دیا جاتا۔ "ناہت کرو۔۔۔۔۔"

"شکاری چور ہوتا ہے۔۔۔۔۔" وہ کہتی۔ "ثبوت نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔"

"اگر میں اتنا ہی برا ہوں تو تم مجھ سے ملے جی انھیں اختیار کر سکتی ہو۔۔۔۔۔" ڈگور کا آخری جملہ ہوتا اور وہ دانت چیس کر رہ جاتی۔ خود کسی نمایاں حلیت والے لہجہ ان سے تعلق نہیں رکھتی تھی لہذا وہ جو ہوشل اسے لڑکے کو خطرے میں ڈالنا بھی کم عقل ہی ہوتی۔ اس کا خیال خاک و گچی نہ کبھی اس کے خلاف کوئی واضح ثبوت ضرور فراہم کر کے بلند پرواز بازوؤں کو شل ہو جانے پر مجبور کر دے گی۔

ڈگور واقعی بہت چالاک تھا۔ کچھ ثبوت نہیں چھوڑتا تھا اور وہ تمام عورتیں بھی اس سے تعاون کرتی تھیں جن سے اس کا تعلق ہوتا تھا۔ بے حد محتاط رہتیں۔

ان دنوں وہ اپنے غارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے بیوی سے الچھا ہوا تھا۔ بہت دنوں بعد اسے ایک ایسی عورت ملی تھی جو اس کے معیار پر پوری اتری تھی۔ وہ بہت خوش تھا۔

مونیکا بھی اس پر نوٹ کر گری تھی۔ شاید فرسٹ سیکرٹری خود اس کے معیار پر پورا نہیں اتر سکا تھا۔

ڈگور کی نظر ہی ایسی خواتین پر رہتی تھی جو اپنے شوہروں سے مطمئن نہ ہوں۔ بہر حال وہ اس وقت بھی مونیکا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

دلناتون کی گھنٹی بجی اور وہ چونک کر اسٹریمٹ کو گھورنے لگا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر ریسیور کو اٹھایا تھا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ ڈگور اسپیکنگ۔۔۔۔۔"

"بہت بہتر۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "بہت اچھا ہے کہ تم ہی ہو۔ کیا تم اپنی ڈاک دیکھ چکے ہو۔"

"نہیں۔۔۔۔۔" اس نے غیر ارادی طور پر کہا۔ پھر جھٹکا بولا۔ "تم کون ہو۔۔۔۔۔"

تمہاری ڈاک میں ایک سرخ ٹیگ کا لفافہ ہے۔ کبھی تمہاری بیوی کے ہاتھ نہ لگ جائے۔"

"کیا تک رہے ہو۔۔۔۔۔؟ تم کون ہو۔۔۔۔۔؟"

لیکن جواب فٹے کے بجائے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز آئی تھی۔ ڈگور کی ہمنویں سکڑ گئیں اور اس نے ریسیور کرپل پر رکھتے ہوئے آج کی ڈاک پر نظر ڈالی۔ کئی لفافے ٹرے میں رکھے ہوئے تھے، غیر ارادی طور پر ہاتھ اس کی طرف بڑھ گیا۔

درحقیقت ایک سرخ لفافہ موجود تھا۔ اس نے منظر پر انداز میں اسے چاک کر دیا اور پھر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

فون کی گھنٹی پھر بجی اور اس نے چونک کر چہ نظروں سے چاروں طرف دیکھا اور لفافے کو اس تصویر سمیت جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا جو لفافے سے برآمد ہوئی تھی۔

نون کی گھنٹی بجتی رہی۔

اس نے ٹوڈ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے ریسیور اٹھلایا تھا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔" ہیشکل آواز نکل سکی۔

"کیا خیال ہے۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ کون ہے۔۔۔"

"انڈازہ لگانے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔"

"یہ کیا کہو اس ہے۔۔۔"

"تصویر احتیاط سے رکھنا۔۔۔۔۔ کہیں تمہاری بیوی کی نظر نہ پڑ جائے۔۔۔"

"تھ۔۔۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔۔۔ بتاتے کیوں نہیں۔"

"بھینے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔"

"میں نہیں سمجھا۔۔۔"

"بہت جلد بکھ جاؤ گے۔۔۔۔۔ یہ تصویر کچھ زیادہ دیر تک نہیں ہے۔ اس سے بھی کہیں زیادہ سنسنی خیز

تصاویر میرے قبضے میں ہیں اور سب کی سب تمہاری ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔۔۔"

اچانک سلسلہ منقطع ہو گیا۔

ڈگمور ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو کرنا رہ گیا تھا۔

ریسیور رکھ کر وہ اپنی کرسی میں ڈھیر ہو گیا۔ وہ اس طرح باپ رہا تھا جیسے میلوں لمبی دوڑ لگا کر یہاں تک پہنچا

ہو۔ سارے جسم سے پسینہ چھوٹ پڑا تھا۔

آنکھوں میں خوف کے ساتھ نرکت کی جھلکیاں بھی تھیں۔

کچھ دیر تک وہ یکساں حالت میں بیٹھا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس بیجا بی کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کرنا رہا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے ریسیور اٹھا کر کسی کے نمبر ڈائل کیے تھے اور مارتھ جیٹس میں بولا۔۔۔۔۔ "ڈگمور۔۔۔۔۔"

"کیا بات ہے۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"کیا تم مجھے اپنی اس حرکت کا مطلب سمجھا سکو گے۔۔۔۔۔؟" ڈگمور نے غصیلی آواز میں کہا۔

"کیا قصہ ہے تم سنجیدہ معلوم ہوتے ہو۔۔۔۔۔؟"

"آخر مجھ سے کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔؟"

"کھل کر بات کرو میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"سرخ لٹافے کا کیا مطلب۔۔۔؟"

"کیسا سرخ لٹافہ۔۔۔؟"

"تم آواز بد لئے کئے بھی ماہر ہو۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کیا تم نے ابھی فون پر مجھے دھمکی نہیں دی تھی؟"

"کیا تم نشے میں ہو ڈگمور۔۔۔۔۔؟"

"نورا یہاں پہنچو۔۔۔۔۔" ڈگمور غرایا۔

"فی الحال میں اسے مناسب نہیں سمجھتا کہ اپنی جگہ کوچھوڑوں۔۔۔۔۔"

"میں بالمشافہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔" ڈگمور چیخ کر بولا۔

"اپنا لہجہ درست کرو۔۔۔۔۔ تمہیں پتا نہیں کیا ہو گیا ہے؟"

"جس طرح بھی ممکن ہو یہ ملاقات ضروری ہے۔"

"تم کسی سرخ لٹافے کی بات کر رہے تھے؟"

"انجان بننے سے کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔"

"جب تک تم مکمل کر بات نہیں کرو گے میں نہیں آسکوں گا کیونکہ تمہارا پابند نہیں ہوں۔"

"تعلیم کا کوئی خرچہ تم فی معاملات میں استعمال نہیں کر سکتے۔"

"میں نے کب کیا ہے۔۔۔۔۔؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"تو پھر یہ لٹافہ۔۔۔۔۔؟"

"میں اسی لٹافے کے بارے میں علوم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔؟"

"اس میں ایسا مواد موجود ہے جس سے مجھے ہلکے میل کیا جاسکتا ہے۔" ڈگمور دانت نہیں کر بولا۔

"جب پھر تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے۔ ڈگمور۔۔۔۔۔ میں بھلا تمہیں کیوں ہلکے میل کروں گا؟"

"تمہی بہتر جانتے ہو گے۔۔۔۔۔؟"

"یقیناً کرومیری طرف سے ایسی کوئی حرکت نہیں ہوئی۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم نے فون پر دھمکی سے متعلق بھی کچھ کہا تھا۔"

"بس۔۔۔۔۔" ڈگمور غرایا۔ "میں فون پر بات آگے بڑھنا نہیں چاہتا"

"اچھی بات ہے میں آج ہی تم تک پہنچنے کی کوشش کروں گا۔"

"اگر یہ غلط فہمی ہے تو اسے رفع کرو۔۔۔۔۔؟"

"میں کوشش کروں گا۔۔۔ بشرطیکہ مجھے ہی مورڈا اثرام شہرا نے پر تدارک ملے۔"

ڈگمور نے ریسور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔

"ہیلو۔۔۔۔۔" وہ ریسور اٹھا کر مارتھ میں فرمایا۔

"ایک مشورہ لینا ہے تم سے۔۔۔۔۔" آواز آئی اور آواز وہی تھی جس نے سرخ لٹکانے کی اطلاع دی تھی۔

"کیا تم اب بھی یہی کہو گے کہ تم نہیں ہو۔۔۔۔۔" ڈگمور دھارا۔

"میں کون نہیں ہوں۔۔۔۔۔" وہ سرے طرف سے سوال کیا گیا۔

"مجھے علم ہے کہ تم اپنی آواز بدل سکتے ہو۔۔۔۔۔"

"مجھے کب انکار ہے اس سے۔۔۔۔۔؟"

"پہلے کیوں انکار کیا تھا۔۔۔۔۔؟"

"مجھ اس سے انکار ہے کہ میں نے پہلے کبھی انکار کیا تھا۔۔۔۔۔"

"خیر تاہم تم چاہتے کیا ہو۔۔۔۔۔" ڈگمور نے فیصلی آواز میں پوچھا۔

"صرف ایک مشورہ۔۔۔۔۔"

"جلدی تاہم میں حدیم الفرصت ہوں۔۔۔۔۔"

"تمہارے ساتھ مونیکا کی پتھریں اس کے شوہر کو بھیجی جائیں یا تمہاری بیوی کو۔۔۔۔۔؟"

"میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔۔۔۔" ڈگمور دھارا۔

"مجھے کہاں پاؤ گے کہ جان سے مار دو گے۔۔۔۔۔؟"

"آنق آدی۔۔۔۔۔" ڈگمور زہریلے لہجے میں بولا۔ "میں نے ابھی تمہیں مس نمبر پر کال کیا تھا وہ میرے

لیے محض ایک نمبر نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ مارا کھاتا ہے۔"

"تم یقیناً کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو سسر ڈگمور۔۔۔۔۔" وہ مس سمجھا۔ "شاید تم مجھے کوئی اور سمجھ رہے ہو۔"

"نکو اس بند کرو۔۔۔۔۔"

"تم نے ابھی تک نہیں بتایا کہ تصویریں کسے بھیجی جائیں۔۔۔۔۔؟"

ڈگمور تھوک نکل کر رہ گیا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"میں بول رہا ہوں۔۔۔۔۔" اگر تم وہ نہیں ہو تو پھر اور کون ہو۔۔۔۔۔؟"

"ڈھمپ۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی اور ڈگمور کے ہاتھ سے ریسور چھوٹے چھوٹے پچا۔

"تنت۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟" ڈگمور بانپتا ہوا بکھلایا۔

"تمہارا تعاون۔۔۔۔۔"

"کس سلسلے میں۔۔۔۔؟"

"تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔۔؟"

"لیکن۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میں کسی ڈھمپ کو نہیں جانتا۔۔۔۔؟"

"حالانکہ ہارلم باؤز کی مصروفیات پوری طرح میرے علم میں ہیں۔"

"تم بتائیں کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔؟"

"وہ کہاں ہے۔۔۔۔؟"

"کون کہاں ہے۔۔۔۔؟"

"تمہارا وہی مہمان جس کی پیٹائی پر کراس کی شکل میں زخم کا نشان ہے؟"

"اوہ۔۔۔۔۔ ڈاؤن۔۔۔۔۔ وہ تو کبھی کا چلا گیا۔۔۔۔۔"

"بکواس مت کرو۔۔۔۔۔"

"لیکن تمہارا اس سے کیا سلسلہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ مقامی پولیس کو تمہاری تلاش ہے۔ ڈاؤن ایک معزز آدمی ہے؟"

"میں بھی اپنے ملک میں غیر معزز نہیں ہوں۔۔۔۔۔"

"اسی لیے پولیس تمہاری تلاش میں ہے۔۔۔۔؟"

"یہ میرا ملک نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"عمران سے تمہارا کیا تعلق ہے۔۔۔۔؟"

"کون عمران۔۔۔۔؟ میں کسی عمران کو نہیں جانتا۔۔۔۔۔"

"ڈاؤن بھی تمہیں نہیں جانتا۔۔۔۔؟"

"لیکن میرے پاس سے اچھی طرح واقف ہے۔۔۔۔۔ اس سے کہنا کہ ڈھمپ اس فری لانسر ایجنٹ کا آدمی ہے جسے اس نے تین سال پہلے مصر میں دھوکا دیا تھا۔"

"اوہ۔۔۔۔۔"

"میرا پاس اسے کبھی معاف نہیں کر سکا۔۔۔۔۔"

"لیکن میرا اس میں کیا قصور ہے۔۔۔۔؟"

"تم اس کے خلاف میرے کاروبار ہو گئے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ مسٹر ڈاکٹر۔۔۔ تم پوری طرح میری گرفت میں ہو۔ جس وقت چاہوں تمہیں تباہ کر سکتا ہوں۔"

"لُل۔۔۔ لیکن۔۔۔ میں ڈاؤن سے سرخ خانے کا ذکر کر چکا ہوں؟"

"اور شاید اس کے خلاف شہرہ بھی ظاہر کر چکے ہو۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ یہ ہوا ہے۔۔۔"

"بس تو پھر تم نہایت آسانی سے کہہ سکتے ہو کہ کوئی خاص بات نہیں تمہارے معاملے ٹوڑ دی دیکھو گے۔"

"وہ مجھ سے لغافہ طلب کرے تو۔۔۔؟"

"تمہارا ٹی معاملہ ہے۔ اس کے غلام تو ہو نہیں۔۔۔ بس اتنا کہہ دینا کہ اب تمہیں اس پر ہبہ نہیں رہا۔۔۔"

"لیکن تم اس کے خلاف مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہو۔۔۔؟"

"حالات پر منحصر ہے۔۔۔ جتنا نوکرا تمہیں فون پر مخاطب کرنا ہوں گا۔"

"لیکن یہ خطرہ کیا بات ہوگی۔ ڈاکٹر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

"کوئی اور طریقہ اختیار کروں گا۔۔۔ اسے مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔ فی الحال مجھے یقین دلانے کی کوشش کرو کہ مجھ سے تعاون کرو گے۔۔۔؟"

"اگر میرے کان میں ہوا تو۔۔۔"

"اب یہ بتاؤ کہ ڈاؤن جہاں ہے۔۔۔؟"

"سفارت خانے کی ملحقہ عمارت میں۔۔۔"

"کتنے آدمی اس کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔۔۔؟"

"آٹھ آدمی۔۔۔"

"ان کے نام اور پتے۔۔۔؟"

"وہ سب اسی کے ساتھ آئے تھے میرے لیے اجنبی ہیں۔ میں قطعی نہیں جانتا کہ اب وہ کہاں ہوں گے۔"

"ان میں سے ایک تمہاری گولی سے زخمی بھی ہوا ہے۔"

"سن کر خوشی ہوئی۔۔۔"

"لیکن ڈاکٹر والے معاملے سے تمہارا کیا تعلق۔۔۔؟"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔ میں تو صرف ڈاؤن کو اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہتا تھا۔ اس کے دونوں قیدیوں سے سینک نہیں پوچھا کہ ڈاؤن سے ان کا کیا معاملہ ہے۔"

"وہ کھو ڈھمپ۔۔۔ میری پوزیشن مازک ہے۔۔۔"

"میں سمجھتا ہوں۔۔۔ اس لیے تم سے کسی ایسے کام کے لیے نہیں کیوں کہ تمہیں کھل کر سامنے آنا پڑے۔"

"شکریہ۔۔۔ اگر تم اس قدر ہمتا رہ سکتے ہو تو پھر مجھے بھی پیچھے نہیں پاو گے۔"

"شکریہ کمور۔۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔"

اس نے بھی ریسیور رکھ کر طویل سانس لی تھی۔

"ڈھمپ۔۔۔ وہ آہستہ سے بوند لیا اور سامنے والی ہڈی پیٹنگ پر نظر جمادی۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ فون پھر جاگا۔"

"یلو۔۔۔ اوہ۔۔۔ ڈاؤن۔۔۔"

"میں نہیں آسکوں گا۔۔۔ تم خودی چلے آ۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاؤن کی آواز آئی۔"

"اوہ۔۔۔ ڈاؤن۔۔۔ ٹکڑ نہ کرو۔۔۔ بات صاف ہو گئی ہے۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"کسی نے مذاق کیا تھا۔۔۔"

"کمال ہے۔۔۔ اور تم اتنے سنجیدہ ہو گئے تھے؟ ڈاؤن کا لہجہ پریشان تھا۔"

"بات یہی ایسی تھی۔۔۔ پھر وہ خودی راہ پر آ گئی۔ میں سمجھا شاید تم عورت کی آواز بنا کر مجھے دھمکیاں دیتے رہے ہو۔"

"عورت کی آواز۔۔۔؟ ڈاؤن نے حیرت سے کہا۔ "لیکن تمہاری گفتگو سے یہیں ظاہر ہوا کہ وہ کوئی عورت ہے؟"

"ظاہر ہے کہ جب شروع سے تم ہی میرے ذہن میں تھے تو گفتگو سے کیسے ظاہر ہوتا؟"

"تو بات ختم ہو گئی۔۔۔؟"

"قطعاً۔۔۔"

"لیکن۔۔۔ ڈاؤن کی آواز آئی۔ "یہ تلاش دیکھو کہ تم نے مجھ پر شبہ کیا تھا۔"

"لہذا اب دوسری تجویز پیش کر۔۔۔۔۔۔؟" عمران سر ہلاتا ہوا بولا۔

جوزف تھوڑی دیر سوچ رہا تھا۔ "کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کی بیوی کو بھی میں ہی رہے۔"

"ممكن ہے۔۔۔ لیکن پھر تیرے تجویز کردہ بچے کیسے ہوں گے؟"

”میری تو عقل ہی چو پت ہو کر رہ گئی ہے اس۔۔۔۔۔“ جو زفا نے سر پر کھول مار کر بولا۔

"شاوی اس کی ہو رہی ہے۔" تیری چو پت ہو کر رو گئی ہے۔"

"سچ مجھ میں پاگل ہو جاؤں گا بس۔۔۔۔۔"

"سلیمان کی شادی کے بعد۔۔۔۔۔ ابھی بہت وقت ہے۔"

جوزف نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا، جی تھا کہ کسی نے باہر سے کال مل کا مین دیا۔

"دیکھ۔" عمران نے دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

جو زلف نے دروازہ کھول دیا اور جلدی سے پائے آیا تھا۔

”وہی لڑکی ہے ہاس۔۔۔۔۔“ اس نے آہستہ سے کہا۔

"سلیمان والی۔۔۔" عمران نے زوردار تسلیجے میں پوچھا۔

” شمس و ہرگز پیا۔۔۔۔۔“

”ارے۔۔۔۔۔ ہاؤ۔۔۔۔۔“ عمران اٹھتا ہوا پوچھا۔ پھر ٹھوس دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"ہلو۔۔۔۔۔ ٹیلی۔۔۔۔۔"

"بیلو۔۔۔۔۔ ران۔۔۔۔۔" وہ کمرے میں داخل ہوتی ہوئی چوٹی۔ "تمہارا باڈی کمارڈ ٹوٹا ہے۔"

لے لیں بڑا ایسا نمبر دیکھتا ہے۔"

۱۱ حضرت علیؓ ۱۱

جوزف نے بھی داشت اٹال دیے تھے۔ چنانچہ کیوں وہ اس شہیدِ قلم کی سب سے اچھی تصویریں، علوم، ہونے لگا۔

عمران نے اسے وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا اور اسی نے خاموشی سے تعمیل کی۔

"جینھو۔۔۔ تم کھڑی کیوں ہو۔۔۔ میری قیام گاہ متاخر نہیں ہے۔" عمران نے اسیلے احوالے لپچے۔

میں نے کہا۔

"میں نے تم سے متعلق بہت نیا معلومات حاصل کی ہیں۔" نکیلا سے غور سے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

"ضرور ضرور کی ہوں گی۔" بیٹھو۔

کوریل یا بیٹھ گئی تھی لیکن عمران کے چہرے سے غم نہیں بتا رہی تھی۔

"نک یہ میرے ہر پیٹنگ نکل رہے ہیں" ماماں نے پختہ آواز پر کہا۔

"یہ تم سے ہی معلوم ہو، جتنے آئے ہو۔"

"پتا نہیں۔"

"میں تمہیں نہیں سمجھ سکتی۔"

"یہ تمہیں میں کیا کہہ سکتا ہوں؟" ماماں نے اس وقت میں بھی کہا کہ وہاں تمہاری ہی زبان میں۔ اور پھر، "یہاں ہم کہیں نکل آتی تو یہی کہہ سکتے ہوں کہ تمہیں تمہیں۔"

"میں سمجھتی ہوں، ماماں، چاہتی ہوں۔"

"نہیں، میں نے تمہیں نہیں بتایا۔"

"تم نے میرے پاس ہی نہیں دیکھا ہے؟" ماماں نے اس کی طرف سے پیری ہاتھ کو دھرتے ہوئے کہا۔

"میں نے کتابوں سے دیکھا تھا۔"

"تم نے یہ کیا دیکھا تھا؟"

"تمہیں پتہ ہے؟"

"نہیں، ماماں، یہاں سے اس کی بات نہیں ہو سکتی، ماماں، یہاں سے۔"

"اتنی میرے پاس میں تمہاری خدمات سے ملتی ہوں؟"

"تم نے میرے پاس سے اس کی بات نہیں کی؟"

"مجھے ہی سے ملتا تھا، یہاں سے اس کی بات نہیں کی؟"

"میں نے اس کی بات نہیں کی؟"

"نہیں، ماماں، یہاں سے اس کی بات نہیں کی؟"

"یقیناً وہاں سے اس کی بات نہیں کی؟"

"نہیں، ماماں، یہاں سے اس کی بات نہیں کی؟"

"میں نے اس کی بات نہیں کی؟"

"نہیں، ماماں، یہاں سے اس کی بات نہیں کی؟"

"نہیں، ماماں، یہاں سے اس کی بات نہیں کی؟"

"اٹھ کر نہیں ہو" "وہ سہ سے ہوئی"

"یہ کہہ رہی ہو" "

"جی کہہ رہی ہوں" میری داستان طویل ہے ابھی بتاتی آ رہی ہوں کہ وہ کس طرح سے
ہو گئی"

"تو بچہ جلدی سے تھا" میں شہر کے ایک عوامی طب کے رہنے والے ہوں نے ہاتھ چنا
ہوں۔"

"تم سمجھتے کیوں نہیں" میں ان کی مرضی کی بات نہیں کر رہی تھی نے میں مجھ پر پائے کہ وہ اس کے
بے لحاظ سے کام کرتے رہیں"

"بلکہ مہلک۔۔۔۔۔" "میں نے یہ پیشکش نہیں کی تھی، جیسا کہ وہ"

"میں نے سر کو ہٹاتی جھٹکتی تھی"

"تو وہ تم ہی کے لئے پہلے سے نہیں تھے"

"یہی بات تھی"

"کہاں سے نہیں تھے"

"ہاں ہمارے"

"میں نے کہا ہے"

"ہاں وہی" میں نے عرض کی کہ میں نے اس کے ساتھ لے چاہوں وہاں ہوتی
تھی"

"پہلے سے نہیں تھے"

"میں نے ہی پوچھا تھا"

"میں نے تو بکاری کے متعلق بھی پوچھا تھا"

"کاری نہیں لے سکی تھی" میں نے ان کے سامنے ان کی بات کہی کہ وہ

میں نے پوچھا تھا کہ میں نے ہی پوچھا تھا"

"میں نے کہا تھا"

"یقیناً وہ" مجھے یہ فہم نہیں تھی کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں"

"میں نے کہا تھا کہ وہ نہیں تھے"

بھرنے کا دریو بن سکے۔

"مجھے فک کرنے سے بچنا ہے۔ پانے سے نہیں۔"

"بچو تمہیں وہاں سے تعلقات نہ جاؤ۔ میں بہت شرمیلی ہوں۔"

"جی تو صاحبانی باتیں کر رہے تھے۔"

"نئے میں تھا۔"

"دیکھو رات میں بہت پریشان ہوں۔"

"یہ مجھے پتا نہیں چلا تھا۔ تم مجھے بتاؤ میں نے وہاں سے کسے میں ہی دیکھی۔"

"زبردستی کو تم وہاں سے کوشش نہیں کرتے۔"

"چھوٹا ہوں۔ میں یہاں ہوں۔"

"پاپا کو ایک میل پہنچاؤ۔"

"پاپا میں نے ایک میل پہنچاؤ۔ میں اب اس میں کت میں ہی۔"

"کچھ بھی نہیں دیکھا۔ میں اب اس میں نہیں رہتا۔"

"پھر تم نے میری بات میں کوئی شبہات نہیں ملوانی تھی۔"

"میں نہیں جانتا۔"

"تم جانتے ہو۔ تم مجھ سے فریب دے رہے ہو۔ معاملے کی ذمہ داری لے رہے ہو۔"

"میں یہ نہیں جانتی۔"

"میں تم سے کہی تھی کہ میں نے ایک میل پہنچاؤ۔ میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"مجھے پتا ہے۔" "میں نے کہا۔" "میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"شیک کر رہی ہو۔ میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔ میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"میں اب اس میں کت میں ہی ہوں۔"

"بھئی دت سے تو ب سو پر نہ بات"

"بھئی بھئی نہ آجی ہی دت پل رہی تھی"

"اچھپ س میں نے نہیں ہے" نور علیا بولی

"یہ بدت ہوئی"

"یقیناً وہ سیدی نامہ سوس کے قفسے سے ہلنے لے یا تھا جس طرح پتہ لگا کہ اچھپ س

تلاش ہے نہ طرح میں تھی ہے"

"بہ تم شے میں معلوم ہوئی ہو"

"میں جانتی تھی کہ تم میں نہیں ہو گئے" وہ دھماکا بولی "اس لیے میں نہیں یہاں

تھا ہے یہ رہی تھی"

"عقل ہو، وہی تم سے تو"

"وہ سب میں نہیں وہاں تھا ہے جاری ہو" آپ آپ لکھی میں بتاں"

"باقول آپ را معلوم ہوئی، تم تو"

"اچھپ سے مجھ سے معلوم یا تھا کہ پید ہوا، وہاں لے جانے ہے"

"مہ سب ایک بار پھر تھک چکے ہو گئے، کھانا نہ ہوا" "تم سے اس لوگوں کو اعلیٰ رس پائے"

"ہاں" میں میرے رفیقوں کو محکم میں تھا کہ آپ اس لوگوں میں سے نہیں ہے" کو دیکھنے

ہوا، اچھپ سے متعلق پہنچائی دے، نے تھی

"نہ تھا گئے" "مہ سب اس کے سامنے ہونے پہ ہوا تھا"

"میرے جگہ تم ہوتے تو تم بھی یہی سمجھتے کہ وہاں میں سے ہے"

"بالکل" "مہ سب سہا ہوا" "میں تم نے اپنے پاس لایوں میں بتاؤ"

"اچھپ نے سچ یا تھا، ورنہ بعد میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

"یہ بھی عقل مند ہی ہی سہا ہوئی ہے تم نے" اس سلسلے میں یہاں بالکل بدتر ہو رہی تھی

تمہارا سہا پہن اس سب جا کے ہی میں یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ بات س کے دیکھنے سے معلوم ہوئی کہ

"اچھپ س میں نے نہیں ہے"

"میرے سہا پہن بتاؤ کہ اس کے پاس خبر پائی ہو، اطلاع پائے کہ اچھپ س سے تعلق نہیں رہتا

اس لیے وہ ہوشیار ہیں"

”یہاں تو اس نے تے چڑھا“ ”مک ہے“

"ما تم نہیں تھا۔" یہ ہے غلبہ جاتا ہے۔"

$$n = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\mu_1} + \frac{1}{\mu_2} \right)$$

۱۱ "یا ربِّ" ۱۱

جی نے مزید وارنٹس دیکھا۔ وہ آپریشن کے بارے میں جاننے کے لیے تیار تھے۔

ملک پر ہم میں کتنے برس نے غلبہ کیا ہے

”جاو کوں ہے“

”اے لوگو!۔۔۔“ دوسری طرف سے آواز آئی

”ماں! میں ہی بہو ہوں۔ تم بہو نہ ہو۔“

$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \right) = \frac{1}{4}$$
$$2 = \frac{1}{2} \frac{1}{1} = \frac{1}{2}$$

۱۰ "جائزہ" میں کئے گئے تجویزات: ۱۰

 $\text{CH}_3\text{-C(CH}_3)_2\text{-CH}_2\text{-CO-} \equiv \text{H}$ II

۱۱۔ پھر تم نے مخاطب ہے، اس لیے کہ یہ سب ہے۔

|| $\begin{matrix} 2 \\ 4 \end{matrix}$ $\begin{matrix} 2 \\ 4 \end{matrix}$ ||

”وتمہیں؟“ کا جواب اکتبا کی ردی گئی پر نہ بچے ہیں۔^R

||  ||

”میں ایک ماں کے طور پر حقیقت پر ہنس رہی ہوں۔“

11

"میں اس کا نام دے دوں گے تم سے بڑا اور جتنے میں اہل اس بات پر"

۱۱

”مالیٰ میں تاحیب“

■ ”تمہارا عمر بے کاذب خلق نہیں ہے۔“

[illegible]

۶۱ "میں نے جو یہ تھا کہ تم نے مجھے مارا ہے"

"میں کی عمر سولہ تھیں جاگنا میٹھم اور اسے آدمی بنادیا۔ پرانی میں نے"

"نہیں میرے معتمد میں ڈاکو نے سے یا فائدہ۔"

"میٹھم اور اسے آدمی بنکاری کتوں کی طرح پکے خیتے ہیں پھر وہ دھتے لیتے ہیں"

"تمہاری بات آدمی سے"

"ہم وہوں میں وہ آدمی بنانی ہے"

"یہ یہ بے مقصد نہ تھی"

"نہیں بے مقصد نہ تھا سے"

"میٹھم اور کوٹھڑی میں آدمی بنانی تھی۔ بات نہ رخصت میں نہ علی"

"اگر وہ کوٹھڑی میں نہ تھیں سے نفع نہ پاتا تھا"

"اور اسے اس بات سے قطع ہی میں نہ تھا"

"تھی بات سے آپ میں تھیں پھر میٹھم اور اسے خدمت میں نہیں اس کوٹھڑی میں نفع نہ پاتا"

"یہ نہیں میں ہے۔ ہم، شاید، شاید نہیں"

"فی خاص نہیں سے"

"خبریں"

"مقامی پولیس سے خدائیں پاتا۔ سارا الزام میرے سر گیا ہے۔"

"اتنا بھل انداز کی کا بھی نتیجہ ہوتا ہے۔"

"اتنا بھل انداز کی یا نہ رہے ہو وہ اس میں بھل انداز کی نہ پاتا تمہارے بھل"

"بہتر جب تم مجھے لے کر نہیں رہے تھے"

"کوئی نہ رہا میں تم لے کر نہ تھا"

"بہت حد تک قاتل ہوں" اور اسے اسے "سلسلہ قتل" کہتے ہیں وہ اس بات کو

گھونٹا رہا پتا تھا۔ یہ سچو سچو آدمی ہے۔ یہ کچھ سوچنے والا

کمرے کے نگارہ انداز میں اس بات کو مانتے ہوئے خاص سے فوجی حادثہ کی تھی

"چوری طرح وہ شہر رہا" اس سے کہا

"کوئی خاص بات نہیں"

"بھڑپ جاتا ہے کہ ہم اس میں سے ہیں"

"گنگ کیا اسی کی کال تھی؟"

"اسی کی کال تھی۔ اور اس کا ہراسے کوئی تعلق نہیں۔"

"اور ہم خود بخود عمران پر زور دیتے رہے۔"

"جو مجھ نہیں۔ اس پر۔ حال میں ٹمٹھنی پائیں۔"

"راہب داس سے کوئی تعلق نہیں تو یہ یا تحب۔"

"قربان۔۔۔ اسے بھی دیکھ لیں گے۔ یہ۔۔۔ ناخدا۔۔۔"

"وہ اسی سرسبز طرف"

بڑھتا ہوا بولا۔ جہاں ڈنگور کو چھوڑ آیا تھا

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بہشت تھی وہ دھڑا۔ حرم بہشتا پاس طرف نظر دینا تھی۔ چھل۔۔۔ کے نیچے آتا

پتہ سن پتی خوب کا تھی۔ مہربانہ ابی داس تھا

سرسبز فائدہ۔۔۔۔۔ وہ ہر مقام کر رہا۔۔۔۔۔ دل شدت سے۔۔۔۔۔ ناتنا حسرت میں محسوس ہو

رہی تھی۔

وہ بہت خوب کا۔۔۔۔۔ نگہ تھامنے کی یوٹی نے وہاں بندہ ہیں۔۔۔۔۔ اس کی سرسبز پتی تھی وہ

آنکھیں پھاڑنے سے دیکھتا رہا۔

"تم جیک تو ہو، رکت ہو، یا تھا۔"

"میا ہو تھا۔" "بدستہ متھی نہ بدستہ رہا رہا۔"

"نہیں بے تباہ تھا کہ تم چلتے چلتے۔۔۔۔۔ تھامو سے دوش ہو گئے تھے۔ تمہاری دیش میں تمہارا نام۔"

ہونا تو وہ تمہیں یہاں پہنچا رہے۔"

"گنگ۔۔۔۔۔ سوئے تھے۔"

"تیں قادی تھی۔"

انہوں نے طویل، سلی۔۔۔۔۔ تو یہاں بھی وہاں سے نماندہائی میں چھوڑ

"ڈکڑے۔۔۔۔۔ دیش کی جگہ میں بتا داس نے رہا تھا کہ شو، غم، دوش میں کوئے وہ تمہیں شجا چھوڑ دیا

چاے دوش میں۔۔۔۔۔ نے دوش میں جلی جاے۔" اس کی یوٹی سے یہ تباہی تھی میں بہا

"میں نہیں چاہتا کہ یہ ہوتا کچھ یاد میں کہ بہانہ ہے۔" تھا

"نہیں، وہوں کا یہ یہ تہ میں ہو رہا ہے۔"

"مجھے ہاں ہاں ہی ہے ساتھ لے یا تھا اپنی کاری پر۔" میں نے تکیا ہی لے لے رہا تھا

یاد تھا "میں ہاں سے پیدل ہی آیا تھا۔" کہ پھر کچھ یاد میں

"میں بھی تکیا ہی لے رہا ہے۔"

"سو ہی میں پیدل ہوں۔" مرثیہ اپنی بولی تو انہوں نے مجھے پیدل لے رہا تھا۔

"بہانہ چاہ رہا ہے۔" تمہیں تو معلوم ہی ہے۔

"میں صیب ہوں۔" وہ چہرہ بے کلامی سے پوچھا۔

تو بے کلامی سے پوچھا۔ "ہاں لے تمہیں لے آیا تھا۔"

"ماں۔" اس نے سزا پہ لے رہا تھا۔

"وہ جو یہاں میں آیا تھا۔"

"میں نہیں جانتا۔" وہ تھکلا لیا۔

میں نے اسے مانتا تھا۔ یہاں تھا۔ انہوں نے مانتا تھا کہ اس کے لیے بے حد خدا کا

کام تھا۔

یہی ہے کہ ساتھ ہی ہی پر میری تھی اس لیے ہوا۔ "میں کہہ رہا تھا کہ یہی ہے کہ یہ

ہو تو تمہیں ہوتے رہنا چاہیے۔"

"میں مانتا تھا۔" رہنا چاہتا ہوں۔

"یہ وہی ہے کہ یہ میری تھی میں نہیں جانتا۔"

"تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ یہ ہے۔"

"کیوں میں بے حد تم سے ہاں ایک سہ پہا سہ لکھ رہا تھا۔"

"میرے ہی تھے یہاں ہاں لے۔"

"میں کہہ رہا تھا کہ یہ تم سے مجھے چاہیے تھا۔" تھا۔

"یہاں سے یہاں تھا۔"

"میں یہی نہیں جانتا۔" وہ تھکلا لیا۔

"یہاں۔"

"اے عیسیٰ خداوند کے ساتھ رہیں کہ سنا جس میں عورتیں بھی شامل ہوں نہ وہ نہی ہے یہ ہے"

"تھی یہ معمولی بات میں نے بھی نہیں سنی یا وہ تو ناب سے پکا تھا یہ میں سے مددہ تھا"

"ساتھ اے رنگ سات" ہوتا ہے پھر بھی نہ مانا۔"

"بہر حال مجھے وہ تو مٹی پر بند نہیں ہے"

"تو تو چھائی، کھیاں سے چھایا"

یونی نے بگھڑا دیکھا تھا میں کچھ بولی نہیں تھی

انگور نے "میں بعد میں وہ تو اتنا سننے لگا"

"یا آپ قلیل سے" یونی نے پوچھا

"اور وہ"

"انکھ نے بہا تھا ہوتا ہے شہت سے کئے بعد وہ بلی نکالتا ہے"

"جسم میں جو گھوڑا" "انگور نے پورے ماتھے پر ہولا"

"تم سے پسنے کی جھڑپ سے لہجے میں بات میں لی"

"پسنے کی سطح چلتے چلتے ہے وہ شہت، وہی میں تھا"

یونی نے حق سے وہ سنا لے لے تھے وہ وہ ریڑھ جیسے تھی

انکھ بھی خاموش رہا جس نے چڑھائیں بدلتی تھیں یونی نے ٹھیکوں سے سطح پر ایک

کچھ مٹا پاتا تھا میں پھر وہ جلتی رہے وہی

انگور سے وہ وہ ملے وہ وہ نے انکھوں میں انکھیں مل گئیں وہ وہ یہ تھا

وہ وہ قفل کے قفل کی طرح وہ انکھوں کے تیز نائل نے وہ ماتھے میں ہولا۔ "میں انگوروں

رہا ہوں، وہ اس کو تلاش وہ"

وہ وہ یہ وہاں سے کھڑے رہا تھا وہ تھوڑی یہ بعد انکھوں کی آواز سے پوچھا "تم سے چھائی میں

"یا"

"یا چھائی میں یا"

"خاندانی حیس سے نکال کر تم سے اچھا نہیں یا انکھوں"

"شرتم وہ وہی عورت کی نکال وہی تھوڑی تو وہ چھائی وہ یہ سنا ہے نہ سے فی نام نہیں

تمہاری حیثیت ہی یہ ہے کہ میں تم میں ایک نہیں کروں گا۔

"میں، مہرئی عورت کی کتاب ہی نہیں کروں گا۔"

وہ مہرئی طرف سے ادا ہوا۔ ہمارے پاس مانتا رہنے والی تھا اور چھ مہرئی تھیں۔ "وہ کوئی عورت نہ تھی تو

تم نے وہ کتاب ہی نہ دیتے۔"

"نک۔ یہ مطلب ہے۔" "مہرئی اور ہالیا"

"میں نے کوشش کی۔" "ادا ہوا لیکن اس کا سامنا نہیں کیا"

"تم بتاؤ میں کیا کر رہا ہوں۔"

"وہی دم بدم بھرت ہے۔"

"مہرئی اور ہالیا مہرئی کی طرف سے چلے جاتا تھا"

"ہیو۔۔۔ تم کیا سوچتے تھے۔۔۔؟"

"نک۔ جانتے ہیں۔" "مہرئی اور ہالیا"

"چھ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ تمہیں اس سے مینا تھا۔ یوں مینا تھا۔"

"مہرئی کی آواز پھر صبح میں ابھرنے لگی۔"

"وہ تمہیں ایک میل کے بعد سے بارے میں خدمات حاصل کیا تھا۔ جس میں وہ ہی رہا تھا۔"

"نامیاد بھی رہا ہے۔"

"پتا میں تم۔"

"نک۔ پ۔ تو میں جانتے تھا کہ میں نے اس کی ادا ہوا۔" "مہرئی اور ہالیا"

"نک۔ صبح طلوع ہوئی ہے۔"

"نک۔" "مہرئی اور ہالیا"

"نک۔" "مہرئی اور ہالیا"

"نک۔" "مہرئی اور ہالیا"

"نک۔" "مہرئی اور ہالیا"

"مہرئی اور ہالیا"

+

نوں کی بھٹی رہی تھی۔" "مہرئی اور ہالیا"

"آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا؟"

"نہیں، ہر بات پر۔۔۔" رماں صاحبہ کی چیخاؤں پر نکلیں پتلیں

"ماس پر سیاہی میں ماس، ٹیٹا چاچا جی ہے۔"

"یہ فٹنوبوٹ کمرے پر۔۔۔ یہاں رہا ماس نہیں ہو سکتا۔"

"وہ تو ہا جی جا نہیں سکتا، ماس پر ماس ہوتا ہے۔"

"مگر ماس پر سیاہی میں۔۔۔ تین مہینے پہلے۔۔۔ نکالو لے لے لے۔"

"ہاں ماں جی۔"

"وہ ہا جی ہے تم سے۔"

"وہ" جیسے ماس سے ماس کی بات چاچا جی

"ورنم سے کہہ دے۔"

"مصلحتاً۔۔۔ میں بعد میں بتاؤں گا آپ کو۔"

"میں میں سے تکی سے تکی۔۔۔" رماں صاحبہ

"تو پھر شاید آپ جیو جی۔۔۔ یہاں یونہی چمکیں ماس جی۔"

"تھوڑی دیر میں۔۔۔ میں جیو جی، یہاں۔۔۔"

"آپ کمرہ دار سے کو کھڑے نہ جی کوئی نہ ہرگز میں۔۔۔ یونہی چمکیں ماس جی سے ماس سے ماس سے

نوٹ۔۔۔ جیو جی، وہاں کابھی جیو جی نہیں کھائیں۔"

"بکواس۔۔۔ میں یہاں جیو جی، ماس جی۔"

"مجیدہ ہونو پر جیو جی۔"

"چچا۔۔۔" رماں صاحبہ نے جیو جی پر ڈال دیا اور مار مار کر دے۔ یہاں مجیدہ ہونو

دے۔ مجیدہ ہونو کی تکیوں میں سے چمکیں

"امی موصوفہ پند تھی میں میں شہرہ نشین جیو جی کے کمرے سے ماس پر جیو جی ہونو۔"

نئے ورکر جب معاملہ عمر ان کا رہا ہو

رہیو رہا رہا سے نکال دے۔ ماس پر مجیدہ ہونو جیو جی۔۔۔" یہاں مجیدہ ہونو

یہاں۔۔۔ یہاں ہے جیسے شادی میں چوری چوری۔۔۔ ماس پر ماس کی بات کر رہے ہیں۔"

"موصوفہ جیو جی۔۔۔" ماس کی تکیوں پر

"ہے چھپا کر رکھوائی گئی ہے" نس نگلی لکڑہا پاجا ہے۔

"تم قہر میں رہو میں رہا ہوں" نس واپس آئے "ہاں یہ بھی کوئی بات نہ تھی" میں ٹوٹا ہوا ہوں گا یہ سچ ہے۔"

"جھکے ہوئی جاں نوری ہے" تم جتنا جانا ہے۔

جہان صاحب نے، "ات پمے تھوڑی سی طرف سے مراد لی۔" "تم جگ اڈی کو غلط سمجھتے ہو۔" اصل وہ چاہتے ہیں کہ "نس" میں کچھ نہ دیا جائے۔ "وہ یہ بھی یہ ہے تاکہ کسی بات بزرگوں کے سامنے ہلاکا" چھپا میں گنتا۔

"تو چھپ رہا ہے" نس غلغلہ و کلب جی نہیں جاتا ہے۔

"میرے صاحبک، میرے پاس ہوتی ہے، "نس" نے دیکھا کہ جب تک وہ میں میں کے خوجی کا نام بھی رہوں گا۔ "چھپ رہا ہے" میرے کا اس غلب چلے جائیں گے "مہم ہوگئے اصل میں سنا۔"

"تو چھپ رہا ہے" پکے مایہ دی ہے۔

"پہلے میری ایک بات نہ ہو۔"

"سہا ہے۔"

"میرے ساتھ ایک یوٹیلیٹی میں جی میں، "نس" نے پتا لگوا دیا۔"

"چھپ چھپ" وہ تو لیا، "نور واٹر۔۔۔۔۔۔"

"بہن میں" نس نامہ رہیں، "نس" پتا ہے۔

"نور، یہ ہے" نس میں بتائی۔

"بہن میں" نس میں رہے آپ لوگ، "نس" نے مائی اس پتا میں پس نہیں دی۔

"نس" یہ غلط ہے میں تھا۔

"نس" میں یہ پتا دیا کہ نس کی مہم میں مائی مائی رسومات میں پائیں گے، "نس" نے طرف سے جی "پ" ہی وک رسومات، "نس" نے دیکھا کہ "نس" لیتے وہ وہاں سے بھی رہا "نور" میں۔

"نس" میں چھپا بھی نہیں کہ یہاں "نور" میں رہا ہے۔

"نور" میں پتا ہے چھپا نس۔

"نور" میں پتا ہے کہ نس کی "نور" میں رہا ہے، "نس" نے بھی "نس" میں رہا ہے، "نس" نے بھی "نس" میں رہا ہے۔

جلدی ہاں تبدیل پاتھا وہ نہ سے نکل کے تھے

جلدی یہ وہوں بٹہ یوں لکھیں میں پھیل گئیں یعنی تیرا دل شہ پائے رما تھا ورنہ
صاحب شریف سے گئے تھے اٹھک نکل آئی یہیں کے قہقہے صاف سے بٹے تھے ہتھ پڑا ہم نکل
جدا تھا وہ بھی رسومات سے خلاف میں یہاں بابا خجی میں
عجیبہ کہہ یقین تھا کہ زمان صاحب نے اس کا سہا صاحب پرانی شکلوت و نئی ہون ورنہ س طرح
میں متوقع طور پر رہا کرتے

بہر حال قصاری ہر بعد میں اپنی مہربانیت آپ پاتھا لو یلیا تا ایک نیل سے تعارف کرنے کے بعد
پورہ "نئی ہے نہ سے بھکا بھکا چہ تا ہوں"
"مجھے ہم دو کوئی یہ دتہ بہت بہت ہے نہ ایک، انا عام میں دتا ہے ہو" کہ یہ نے نہیں زمر سے
کرتے ہوئے کہا۔

سب نے سے راتوں مانتا تھا
"وہ چپے کے میں آپر نہی دگ کل برپا، -- "میرا نے کہا۔

"اٹھک تو" آپ ہی عام میں سے جہانی جاں "حیدر مہی
"ہر کم رکم یہ کا کا جی، دکا "وہ نہی نے ہا

"چو یا کہیں "مہر سا کو ریلواری ٹرک، لکچر والا
"کہیں یا "نہی تجھ کو پوچھی رسم کی تا ایک حصہ ہوا"

"جی ہر کا کا جہا "مہر سا آگئیں حال والا
"میں یہ نہی کہ، جیسے میں کامیں گے، آپے سلیمان لی، ف ہے "میں جا پے "وہ نہی
"سپے ہا ہے، انا تہر سے نہی چنے پ بھی مجھے یاد نہیں گے "مہر سا نے مانگ مانی قہقہہ پر ورنہ بچاری
ہا کے ہا جا تھیں

عجیبہ ہم سا وگ سے جا رہی "آپ لاے تھیں، سے "وہ تھا آگئیں تو یہاں کا
تو رہے ٹینک ہر ہکا"

"تو تم سے پیچھا پکا یہ کہ ہے"

"س مام سے تو چٹہ "وقت بٹا ہکا"

"ماں جی کو نہ معلوم ہو پے

"مصدقاً کہیں تو مہم ہی ہو جانے کا ۔"

"رے سچی رو یقیناً ۔" انہیں اور کوئی نام ہی نہیں سوجھتا۔

"تپڑی کے لئے گا دیو، جڑ آپ ہی ہاں۔" بتا جاتا لی رباب پر ۔

"کیڑے یہیں گے سب میں ۔"

"وہ جڑ کہے تو وہ سن لائی نہ قابل نہیں ۔"

"جھٹی ہوئے کی کافی سے ۔" مہم نے کہا، آگے دھکیا، اٹھو، پٹ پٹ بیت ہو رہا تھا۔

"تپڑی لوں گاں صاحب ۔" ایک ماہم نے اعلان کیا۔

"یہ سب لوں گاں ۔" مہم نے بتاتے رہا۔

"رے صاحب میں ۔"

"وہ چھ ۔" وہ ماہم کی طرف دھکیا۔

لوں پھر چکی رہاں صاحب کی تنگناٹے محسوس کی جا سکتی تھی۔

"یہ وہ تھوڑے، ماتحتی ہے،" اس نے مہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تبی ماں اٹھو، کئے بیت بنی رہی ہے۔"

"س کے کوپ کے آگے کی رپڑ کے درخت،" مہم نے بے فکرہ تکیوں سے غائب ہے۔

"ہاٹ س پ،" سہاے ۔"

"س کا کوپ جس خواب،" وہ نہیں سنا، "ماں صاحب،" اے

"بہن،" وہ تو ماں صاحب ہیں ہے ۔"

"مہم نے کہا، کی باتیں ۔" اے نو ماں، اے لے جاؤ، پیچھے پڑو، رہا ۔"

"نئی بست چھ ۔"

"بلکہ،" وہ ماں نے تنہا جاتے تو چہا ہے ۔"

"سٹریٹ تو میری کاری چھی ماں،" یہ نہ جانتی ۔"

رہاں صاحب نے مزید کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کیا، قاتل مہم نے رسیہ رزنا، تجوری، ہر ملک پٹی مہم

سیدنا رہا، چر سٹریٹ چل پڑا، مہم نے پانچوں اشارے کو دیکھا، کوئی نہ

"نیوٹ ہے ۔" "س کے قریب تھی،" پوچھا۔

"س اب پڑو ۔"

"مٹی حدیٰ یہڑیوں بہت بھی ہیں انکسار لہتی ہیں کچھ دیر تو مرے مرے

دو "؟

"خدا مرے دیتا میں پاتم سے یہی کہہ داتا کہ کون سے مام ماہی نے ہی نہیں"

"نہیں"

"تو پھر مس کھا وہ آجی میں اس کی فوٹو ہال آتی بھی

"یہ تو بہت برا تھا چھاپا احمد ... میں لڑکیوں سے معذرت کرتا ہوں؟

"بعد میں تھائی طرف کے روں گا ۔۔۔ اب چلی ہی چلو۔۔۔"

"تجربہ سے"

"وہ سے وہ لکھا وہ میں یہ وہ وہ" "موتی کے لیے ہتھیار حسین، وحی میں"

"میں یہاں وہ نہ ملے گا مائی؟ یاں تھانہ عدم ہونی میں"

"وہ تو بڑے ہیں چھوٹے کسی کی وہ لگی طنائی فتا سے ہوں نہیں

"اور ہاں مقابہ تو نہیں ہوا" "نور بلبل ہوتی

"تیرا فتور کی ہاں ہے مجھے" "یہ ہے آپ سے اس وقت چلی نہیں"

"اس وہاں سے کہا ہے ہی پس آتی ہوں"

"ٹھیک ہے جہاں چھیں"

"جہاں اب چاہے میں تو ہی رہا ہے لہتی نہیں کہ مام تھا ۔۔۔ مائتھیڑ وہی"

"ماضی موتی کا وہی رہی ہے"

"تمہیں ہے"

"تمہارے وہ چاہی رہی ہے مائی ہے" "نہاں نے سوال کیا

"یہ سنا پہلی ہو" "میں ہے علم میں نہیں"

"تم کے بھی خروش کا وقت ملایا ہے"

"مجھے تو قصور ہے تمن آئی سے" "ایہی نے کھلایا دکا" "ماں سے شاید کہہ بہتور ہے

"تھے" "نہاں تم پر کس خروش یوں نکال دے"

"اس یوں" "چہ یہاں نہیں کی جا میں"

"تمہارے پیشہ یہ ہے"

"اللہ کی بات سننا ہوں اور اللہ کی بات کرنا ہوں"

"یاد دے دو"

"تم بات نہیں سمجھیں"

"میں سمجھی"

"یوں ہی سو تمہارے بے یار و مددگار یا تمہارے نہیں پتوں کے پتہ ہوں بے پناہ"

"میں تم سے نہیں مل سکتا۔ وہاں سے میں طلب کیا۔ وہاں سے وہاں سے ہی کام کے ہیں۔ راتے"

"حد کی پناہ تو یہ تمہارے پیشہ ہے"

"تمہیں پتہ ہے"

"میں نے ماہر مدینہ کو لکھا دیا ہے"

"وہاں تک کہ یہ درنہم ہی مجھے سطح پر تھما لیں گی"

"مجبوری تھی"

"میں بڑی پائی یا میں تم کو مجبور نہیں بنا سکتا۔"

"میں نے وہ جو بھی تم سے نہیں سمجھتا۔ وہی کے لیے وہ پیشہ نامہ ہے"

"صور میں نے خود نہیں بنائی"

"میں نے اپنے ہوتے رہنا تو تمہارے اختیار میں ہے"

"مجھے پتہ ہے کہ وہاں ہے"

"تم میں بدھوٹی، رات کتنے ہو"

"یقیناً۔ بدھوٹی ہی کہہ رہی ہیں۔ یقیناً آئے ہیں"

"بدھوٹی ہر حال بدھوٹی ہے"

"کی قاتل سے سطح پر تھما لیا کہ وہ پناہ لے چکا ہے تمہاری عمر میں یہی ہے"

"ہے؟"

"جلی بدھوٹی"

"وہاں سے آئے ہو یا کہیں"

"نہائی بدھوٹی"

"میں میں سے یہ یہ کہیں گا جو کہ میں نے کہا ہے کہ وہاں سے تھما لیا ہے۔ مخلص میں ہے"

تھیں گاڑی تھرتھاتی رہی یونکہ اس بھی رتارٹنا مارنا
 "میں پتہ کی گاری میں علوم یونی" تہ اس قدری دیر بعد
 "پہچہ" وہی ہوگئے تو

"ہم وہوں کو طرے بند رہیں گے جیسے وہوں ڈاکہ میں لیا تھا
 "یعنی کہ"

"کچھ بھی نہیں خاصوش بیھو مجھے ہے وہ"

تھیں گاری اب بہت قریب تھیں

وہچہ کو بیٹے قہقہہ طاق یونکہ وہاں کے فریب ہی کے تھیں تھیں تھیں
 "تم درمی عروں کے کہانی میں ہو" اس نے کہا

"یوں یوں" تم سنا سنا

"وہ گاری تو" کے کلن "وہ بظہری میں تھی"

میں سنا سنا "میں میں طرے بند رہیں گے جیسے ہے وہ" تھیں تھیں تھیں

"یوں مجھے رہی میں تھیں" وہ کہتا ہوا

"یہاں طلب"

"نہو یوں کے بہا ہے کہ یوں کے رہا ہے"

"یوں"

"وہوں کے" تہ بہت حد قبول یہاں

بھولنے لگا تھا

"ماہا تم مانا پتہ ہو کہ" یوں میں رہا شو جی" لی ہو جائے ہمارے تھیں"

"یوں سنا ہے"

"تم وہ وہاں تھے ہو" وہ لہنی خاص بات میں ہے

"جہاں رہا پتہ تھیں یوں بتا کر تم میں رہا ہے"

"مرتا پتہ تو میں رہا ہوا قدم بھی نہ لگاتی" یا مجھے ہے

وہی میں رہا ہے شو شہر میں

"میں سواں کا جو بہ میرے کہ ہے وہ"

"تم بھی طرح جانتے ہو۔"

"یہ جانتا ہوں۔"

"خاموش رہو۔"

"پہلے ہی خاموش نہ کیجئے، سوال میں یا تھا۔"

"اب کہہ رہا ہوں کہ خاموش رہو۔"

"چپ رہو۔۔۔" "کوئی سیلیا بھی ہوئی"

"تم بھی ہو تو چپ نہیں بولو گے۔" "یاں کیا، غلغلہ نہ ہوئی میں۔"

"تھوڑی دیر بعد کا رہی ان میں سے کئی نپاوند میں، داخل ہوئی تھی جس کے بارے میں میں سوچتا رہا تھا۔"

"سب سے پہلے میں نے اسے قتل کیا۔"

"اب چپ ہو گئے، یہاں تک کہ وہ اس کا نام نہ لے سکا۔" "اس نے کہا کہ یہ صورتِ دم"

"بدھق بجے۔ دیکھو۔"

"نہر چلو۔"

"نہر، ہر ایک یہاں، ہر ایک یہاں کھلا کرتے تھے، اسے نہیں دیکھ سکتے تھے۔"

"شری نم۔" "مکے چلو۔" "یہاں وہاں۔"

"یہاں بھی تم میری قوتیں، یہاں میں مدد سے سب کا قتل نہیں ہو سکتا۔" "تم نے شلو ڈرے"

"اسے مدد میں کہا۔"

"تم نے قاتل کو پکڑ لیا۔"

"اس کی یہ قوتیں ہر سب کا قتل نہیں ہو سکتی تھیں۔ میں خود سب سے پہلے قتل ہو گیا۔"

"دوسرے میں یہ قوتیں خود بھی سب کا قتل نہیں ہو سکتی۔"

"میرا اٹھنا، مشورہ ہے کہ خاموش رہو، ورنہ اب اس تمہاری بابا ہاٹا دے گا۔"

"تو چپ رہو، یہ قوتیں ہی قتل، قتلنا پاتا ہے۔"

"وہ ایک کمرے میں، دیکھو اسے کہے۔" "میں اس کے چوتھوں میں رہی"

"اب اس بیٹھ رہی ہو تھی۔" "عمران نے نصابی کتابوں میں پڑھا تھا۔"

"تم چپ نہیں رہو گے۔"

"انکھیں دھست۔" "میں قریب سے، واقعہ پائے تھے انوں میں بلوڑ جاتا ہوں، اس کی تو نہیں سمجھا۔"

”کم کھس جاتی میں بیٹوں سڑک میں بلوایا جاتا جیسے تم لوگ اے۔“

”تم خائوش رہو۔“ ”کوڑیوں کا تھکانا“

”مجھے ہت سے بچ نہیں ہوں گا۔“

تھوڑی دیر بعد یہ سبیل کا راستہ برقی، ڈیڑھ گز لمبے میں داخل ہو گئی، ریشم و موہنوں نے عقب

پر ہاتھ پالیا تھا وہ بڑے بڑے دل بیتانی پہنچا دے تھے۔ ”مجھے ریشم و موہنوں کا کھس

”امس“ ”میں بول پر“

پہنچا تھا میں رک میں بول بکھورنے لگا

”ٹھیک آئے ماہوں“ ”میں بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”میں بول بکھورنے لگا“

”تو تم جس کی پوچھتے تھے؟“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”میں بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”پوچھتے تھے، معلوم ہوئی ہے۔“

”جس کی پوچھتے تھے، وہ بول بکھورنے لگا“

”میں تم سے پوچھتی تھی، وہ بول بکھورنے لگا“

”پھر تمہارے سہم؟“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”یہ؟“ ”میں بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”میں بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”بہ علم ہو جائے گا۔“

”میں تمہاری نہیں، مگر تمہارا ہوں۔“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”مجھے بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”پہنچا؟“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”تم نے سب کچھ کے لیے کیا کیا؟“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”رہے تو کیا تمہارا؟“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”میں بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”چھہہ“ ”میں بول بکھورنے لگا“ ”میں بول بکھورنے لگا“

”ہے۔“

"تو چہ پیا کھومیا"

"اُھو! پیار کا چوم! کہ ٹامہ نے تم سے تم قریش کی گئی"

"مجھ سے"

"شرتم! احمپ ہو تو تم ہی سے نہیں اس نے یہ بات! ف مجھے بتانی سے پوچس تو میں

سے تو کہا ہے کہ شو! سے مگی تہ سے ہے کہ احمپ اس سے یا جانتا ہے"

"اور کچھ"

"اور یہ اس میں دنا سے ریا، دھیان! ٹامہں بوجانے وہ یہاں سے کی مہ تل سے

پھار تہ ملتا ہے"

"اس کے بعد"

"حس طح پاننا! سر ٹامہ سے پنی رقم وصول دنا"

"تمہاری بات میں کی مجھ میں نہیں تہی"

"میں سے د! یہ صورت! م بدوق مجھے میں سے" تم سے نہیں سکی ط ف تھی

بھارتیہ! "تم میں دیا م درست تھی! یہ دظلم مجھے ملو دیتے تہ"

"دیکھو! درست تم مجھ سے مگی رنے دیشش! سے ہو! تہ مجھے علم سے کہ پوچس! میں

مہارت میں تم سے دایتی رکتی سے"

"اور یہ! س! داپنا! وہ! سی بننے کی! وہ! نہیں ہوں! عمر! دنا!"

"اور تم حق میں! وہ! جیسے! ظلم! اتے ہو!"

"صورت! کی! دانی! ہوئی! سنا! کی! پتھیر! نہ! وہ! تم! قہ! و! سے! نا!"

"میں! جد! وہ! تانوں! میں! یہ! ط! دنا!"

"ہا! ہا! کر! یہ! عمر! اس! برام! نہ! دنا! ہو! کے! دھرم! ط! ف! د! میں! دنا!"

"ر! ط! دنا! تم! وہ! وہ! یہ! سے! نا! دنا! دنا! کے! وہ! اس! سے! قبل! ہم! نہ! پتھیر! میں! گے!" یہ! سے

نہا! وہ! میں! اس! ط! ح! نہیں! پنا! پنا! دنا! میں! دنا! جیسے! اس! کے! کوئی! نہ! دنا! عیب! دنا! کہ! کی

ہو!

"نیا! تم! وہ! کو! سی! ط! ح! کما! دنا! دنا! سے! وہ! اس! سے! نا!" "خبر! نیلی! واز! میں! دنا! چہ!"

"میں! نہیں! میں!"

۴۰۰ "اور جس نے چھوڑا، اُن نے اُن سے بڑھ کر کیا؟"

”اے ایسا نہیں ہو سکتا“ میں بھی تو بوس تیار ہو جاؤں گا۔

”بھائی، وہ بہت خطرناک آدمی، ظالم و ستم ہے اور پانکلوں کی موت لانا ہے۔ میں نے میرے دوپ کی کھالے کی میرے پاس ہیں سمیت آج صبح آگیا، اور اس سے نیچے پتھر بھی تو اٹھانے سے توڑا۔ مرنے کی بھی جس سے مطابق مجھے ہوئی، یہ لی جس کی دہائی میں اس بنا ہے۔ میں نے اس کی کھالے کے ساتھ ساتھ دیکھا ہے۔“

۱۱۔ پے ش طرف سے

۴۷ "بھائی! یہ تو میری ہی بات ہے۔"

۱۱۔ مہینے کی حاجت حقانی الہیہ نے لوگ اس حاجت کے لئے تھے ۱۱

”بھئی، تے تو میں نے لے لیا تھا، آج اپنے مورا لیا ہے۔“

”یہ قولی کی باتیں مت ،“ غصے میں اُدھر کے خلاف میاں میں جانے لگا تھا۔

تمت في شهر ربيع الثاني سنة ١٤٢٥

وہابی مشائخ و علماء کے ہونے پر

”نیچے تھکے رہو، مہر پر ۱۰ گتے“ کے ”۱۰ گتے“ کے

$$H = \frac{1}{2} \left(\frac{p^2}{m} + m \omega^2 x^2 \right)$$

"سے بھی یہ باتوں پر وقت" "پہلے چرتو گنگو جانو جا"

$$u_{\parallel} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho} \frac{\partial \rho}{\partial t} + \frac{1}{\rho} \frac{\partial \rho}{\partial x} \frac{dx}{dt} \right)$$

|| \angle $\frac{1}{2}$ $\frac{1}{2}$ ||

”پھر جسے جسے میں چاہے، اسے لایا ہے۔“

"تم نہیں ہووے، پتا ہو۔" اور پہلے مجھے ٹھہرنا تھا۔

میں نے کبھی نہ سوچا کہ پائپ ہو گا۔ وہ احمپ سے متعلق مسئلہ کو طبعاً پتا ہی میں ہو سکتا تھا۔

ہات سے بہت جھکتی ہے اور فک کے سے اور ہارے ملے ہیں۔ یہ سنا تھا کہ خبردار باحمسہ کہیں یہ

تجربہ کے بعد

۱۱۔ "میں پتھر سے" ۱۲۔ "میں پتھر سے"

"بھئی کہ خبریں سن کر مجھ کو نے نہ پایا مقصود نہ تھا ہے۔"

کروانی جاے ورنہ ہوتا ہے کہ اپنی ٹانوں نے بعد نہ کہ اس کا ہوش ہی نہ رہے
 میں نے سو کوئی شے مہر میں کشش دے اور کپاہٹ میں نکالتا یا اس بخت یہاں رکے اور وقت کہیں صاف کر
 سکتا تھا

میں نے ایک پلٹ پلٹی فون پتھر سے سپس فاش کے نمبر ڈائیکلے اور دوسری طرف سے جوئے پے
 پور "تو کی کہتا ہے"

"تم نے مظلوم"

"مشہد کی رپورٹ میں تو نے میں نے اپنی نیکی"

"میں یہ جی نہیں بتاؤں گا"

"تمہاری سب سے پھوٹی ماٹی نہ مانی ہوئی یا نہیں"

"یہ کیا کہو میں سے"

"شادی ہو، ملی"

"کیوں میر وقت بردار کر رہے ہو۔۔۔؟"

"بے غلطو کشیدہ الفاظ کے معنی بتاؤ۔۔۔"

دوسری طرف سے مسئلہ منقطع ہونے کی آواز سنائی گئی

مہر نے ہانس پر ہاس کے نمبر ڈائیکلے میں سختی ہی تھی میں ہی سے یہ نہیں سمجھتا تھا پلٹی
 فون پتھر سے برآمد ہوتے وقت ماضی راقا کو اب سے یاد کیا پائے ہانس کی طرف سے کوئی بھی
 غلطی نہیں کی تھی نہ میں نے اپنا عمل کیا یا جانتا فی الحال میں یہی سوچتا تھا کہ دوسری طرف کو
 ہمارے ساتھ جانا اور میں نے لیے ہتھ پتہ اور اس سے

جب میں کی کار کی غلطی کاٹ فہ جاری تھی اور میں نے ہانس راقا کی فون پتھر سے نکلتے ہی میں
 تعاقب شروع کیا ہے یہ جی میں تھا لیکن اس کی کار نے شہر میں سے پیچھے کی رہی وہ
 اور میں سے اس کی کار کو

غلیب میں پہنچا تو کہ میں نے غلطی کی

پور "موقع ہی میں ملتا ہے لیکن کوئی یہ سہار ہے"

"میں ہوتا ہوں موقع نہیں ملتا" میں نے اسے گھورتے ہوئے چہ چہ

"کچھ نہ دے رہی ہوں میں"

"یہ یہاں قیوم نہیں نہ سن"

"قیوم نہیں کہیں تو ماحمد سے چاہے تو شہر کا استعارہ"

"یہ یہ مسئلہ محمد سے متعلق ہو رہی ہے" "کوہ ریلیا بل پڑی"

"وہ" "تمہارے چہرے پر" "ہمارا دنیا ہی تھا جس میں کی کو ہو رہا"

"علم ہی نہ رہا"

"میں یہ قاتلے آئی، وہ کہانی نے مڑا، پورے دن میں نہ ہی بھی نہیں میں کا علم ہی نہیں"

"میں ہے" "تمہارے ہر رنگ کا"

"جہاں ہم بے میر سے ساتھ چلے رہے ہیں، تمہیں نہ دیا، وہ جہاں میں گئے"

"میں نہیں سمجھ سکتا، اپنا پانی بہا"

"میں یقیناً وہاں رہے ہیں، میں نے اسے پہچان لیا ہے"

"یہ تمہارا ہی نہیں ہے، میں نہیں"

"یہ مطلب"

"یہ کہانی ہی ورکے تو ہے" "اس کا بڑی تیرا لے لو"

"جہاں تم بھی منتظر رہو گے" "اس نے کبھی نہ" "میں وہاں" "وہ" "وہ" "وہ" "وہ"

"اچھے بچے"

"ماں بے تو یہاں تھا" "تمہارے یہاں کو کبھی نہ دیا"

"میں شیر دانی، وہ چوڑی میں نہیں چاہوں گا"

"تیری ماں کا ہاں ہے، اس میں کبھی نہ کھالے، جہاں"

"جہاں ہم وہاں ہی تھوڑی سی گئے" "کہ یہاں جتنی ہیں وہی"

"میں" "تمہارے ماحول پر، وہ یہاں نہ دیا" "ماں"

"وہ بچہ بچتا چلا"

"تم وہاں کی بچہ کی سے لطف انداز ہوتے ہو۔۔۔" "کہ یہاں کچھ نہیں رہتی، وہی وہی"

"میں نہیں" "میں بھی نہیں"

"ہاں ماں کہو" "جو کچھ بھی سنا ہے، یہاں وہاں رہیں گے"

"یقیناً" "تمہارے ہاں ہی تمہاری جگہ میں نہیں آتا"

"بنا پو پو تھے۔"

"کچھ کچھ میں آیا ہوتا تو اب بھی دیتا۔"

سچی نے جسمیں ٹیسٹے میں مارا ہے۔ اور وہی میرے باپ کی پینٹیں کاڑھٹ بھی معلوم ہوتا ہے۔

"مہر نہیں۔ وہ مجھ سے چس خیریا چاتا ہے۔"

"میں بھی نہیں رہتی۔"

"تمہاری مرضی۔"

"بہرحال میں دیکھوں۔ تم میرے لیے کچھ نہیں ملو گے۔"

"تمہارے باپ مجھے کچھ نہیں دیتا۔"

"میں نے رچرک میں رت کی تھی اس لئے شتوں کو بھی ملے نہیں بیاہا۔"

"میں ایک وہی کی شادی۔ کچھ مٹی میں ہوتا۔"

"یہ نام ماور کی شادی مٹی میں ہے۔"

"وہاں جو میں رہتا ہوں وہاں میں جاسا قبول ہے۔" ایک عاتقہ سے ہامہ یہ بھی

ہے کہ یہی وہی "آج شت کے بغیر" سے بھی نہیں بیاہتا۔

"مجھے بات ہے۔" ہر سداقتی رہتی ہے! "اب میں خود ہی کچھ ہوں۔"

سب کو سارے سے جانے سے نہیں روکا تھا۔

میں اس مٹی کی دھواں نکھیں پھاڑ پھاڑ پھاڑ رہی تھی۔

"میرا کچھ ہے۔" مہر نے کہا۔ پو پو

"پہلی نہیں یا۔"

"اور میں تو یہ وہی چھوٹا کتلاں۔ ابھی تیری شادی کے لئے بات بھی ہر شت سے میں

تاروں کو نہیں ہوں۔"

"مگر صحت شیریونی۔"

"شہت ہے۔ جو فچوری، مرپا جی، مٹھری، مٹی میں ہوں۔"

"وہ کیوں ہوں۔"

"اور میں تو یہاں تیرے شہد ہوں۔"

"وہ نے کاشدہ۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"چل ڈاؤں بنا۔ کوس میں پانے۔"

"پتا نہیں آپ کیا کرنے" سے ہیں۔ "لیساں مردہ کی آواز میں جان ورنائی بتانے کا۔"

* * *

صرف یہاں ہی نہیں، دوسرے متعلقہ شخص بنی سو فی مائیکرو پک میں جس نے سنا ہے
"مزید دوں" کے۔ سروس میں اس نے بحیثیت ڈھوپ ڈمو کی گھر کی جھکی اور بحیثیت
ڈھوپ ٹون پر دھونتا بھی رہا تھا۔

س وقت بھی یہی پوشش جاری تھی مرادہ اور منظر سے بہ مائیکرو "وہ وہاں یہ" سے
سے طم، سو سے اتم سے مجھے ٹیک میل سے لی پوشش لی تھی۔

"یہ جاے، وطم۔" "مران ماوتھ میں ہوا۔"

"میرے کی پارٹیشن خراب ہو چکی ہے۔ اب میں یا نلوں یا اب تو میں اس کے ساتھ ہے" میں
"کام مرستا یونا۔ اب وہ مجھے مارے، طاقت سے لاطم، مٹا دے۔"

"سارے ساتھ، ہم میں پہنے جی طم میں تھا یا تم باتے بولے، دو، اندر شمار سے یا چاہتا ہے۔"

"میں میں میں چاہتا۔"

"جہاں میں تھی طرے، تا ماس، وطم سے حد تک ہے۔ تمام جتنے ہو یا جتنے ہو مر یا میں جتنے
وہ جہاں تو نہیں یہ جی میں، عدم ہو گا کہ وہ ہے باب۔"

"یہ حقیقت ہے۔" "انکو رعدی سے ہوا۔"

"یہ ماسوں ہے، وطم میں ہوتا ہے یا ہے۔"

"مکملہ نہ خرابی کے، ریدر لیا، ہے وہ بھی، اداں میں انہیں سے رہا ہے یہ مجھ کو کم
میں۔ یوناں دونوں کا غم، تہا، عہد سے مسکا، یا یا ہے۔"

"میں مجھ یا۔" "ماہیہ سی" میرا ہٹا سے جھلی میں۔ "دارہ شاد کی ٹائی بہ نیو لی ہے۔"

"وہی۔ وہی۔"

"اس کی بحیثیت یہ ہے۔"

"پوئیس ٹائپ چھانچہ ہے۔"

"اب کچھ میں کہتا ہوں۔ شام ۱۰ بجے یہ جھٹکا ہے کہ ڈاکٹر شام نے اس کے ہاپ کو تیار کیا۔
کہ اس کے یوں ملے گا۔ رہا ہے اس کے یا پاتا ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ جی ہوتے ہیں تم یہ بتاؤ کہ وہاں سے یا پاتے ہیں۔"

"میں میں ف سے مارا گیا تھا۔"

"اب سے وہ تصویر کے ساتھ ہے۔ میں جی میں پاتا ہوں۔"

"میں سے مائیکرو مارا گیا۔ تم میں دو۔ ہر حال نہیں ہیں۔ وہ مارا گیا ہے۔ وہ اس
کے پسند میں پھنس گیا ہے۔"
"میں میں میں تھا۔"

"اسی تصویر کے ساتھ ہے وہاں نے مارا گیا ہے۔"

"مجھے علم میں تھا۔"

"میں جاتا ہوں۔ ہر اس جگہ۔ مگر وہاں میں اس کی بات نہیں ہوتی۔"

"مجھے بتاؤ۔ مجھے بتاؤ۔ میں خود ہی سے مارا گیا ہوں۔"

"میں وہاں سے وہاں سے مارا گیا ہے۔ میں اس کے لیے۔ جی ہوتی ہے۔ وہ اپنی بہت ڈاکٹر
تیار ہے۔ وہ نہیں سنا۔"

"اب میری بیوی میں میں۔ تاکہ میں یا اس۔"

"اس اس کے ہارے میں جو کچھ معلوم ہوئے مجھے بتاتے رہا۔"

"میرا خیال ہے جتنا تھا کہ اس کے ہارے میں شاید میں جی میں جاتا۔" انہوں نے کہا

"جی۔ ہر حال میں انکھوں کا تیار ہے لیے یا رہتا ہوں۔"

انہوں نے کہا وہ شدید متعلقہ رہا۔

اس کے بعد اس کے عیسائی کو توہرائی تھی۔ وہ لوگوں میں تیار رہا۔

"اس سے اس کے رہی کے پاس میں۔"

"نیک۔ یہی رہا اس۔"

"جیسے تیار تھا۔ وہاں نہیں رہا۔"

"مجھے شرم آتی ہے۔" یہاں جیسے پہنچا۔

"تب تو یہ شادی نہیں ہو سکتی۔"

"میں نے تو اس سے کہا ہے کہ اسے دیکھا۔"

"میرے لئے یہ شادی کوئی شادی نہیں ہے۔"

"یہ، کچھ عورتوں میں سے ہے۔" "میں نے پہلے ہی یہی کہانی سن لی ہے۔"

"میں تو یہی کہتا ہوں کہ اس میں کوئی شادی نہیں ہے۔"

"رہے تو یہ وہی ہے کہ اس میں کوئی شادی نہیں ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"میں نے اس میں کوئی شادی نہیں دیکھی ہے۔"

"فحیف و بہت نفوس کی تمیں کی تھی۔"

س نے ماتھ پر صاف کر دیا اور سہلپا، برف اور یلیماں ایک دوسرے کو گھبرائے چارے تھے۔
"بیوہ کوں صاحبہ ہیں۔"

"شہد۔"

"چھ چھ یہ ہے۔"

"میں، حقیقاً ایک چمک چلی نفوس ہونے کے شکار ہوں۔"

"کوئی خاص بات۔"

"بہت خاص بات۔ وہی جس نے آپ سے کہا تھا۔"

"میں نے سب کوں باتوں کی مثال دی۔"

"خوفی پر مارے گئے۔"

"مارے گئے۔ میں نے فہم کیا ہے۔"

"ہو یہ شہد۔"

"شیک۔ تو کسی بات کی گئی ہے۔"

"بہت بات۔"

"تمہیں یقین ہے کہ تمہاری نگہوں میں ہوس۔"

"میں قسم کی کوئی یقین، مانی میں۔"

"پر وہ۔"

"وہ سب کوں باتوں کی طرف۔"

"وہی پر سب کوں باتوں کی طرف۔"

"جہاں۔"

"یہ وہی ہے۔"

"یہ وہی ہے۔"

"یہ وہی ہے۔"

"یہ وہی ہے۔"

"یہ وہی ہے۔"

"نہی" بوریف تجھے سب کچھ سمجھا دے گا۔ مجھے بلدی ہے۔ وہاں یہ سچی رات گئے
 "کیوں نہیں جا رہے تھے" یا اچھی تک ساندی کیا نہیں دئی؟"

"جھوٹا رہنا، اب سے ٹھان لی بات ہے۔" بوریف روہی میں ٹھہر گیا۔ "پا" رٹ
 بہوت ایدنا۔"

"اے میں یہ یاں رہا ہوں۔" "تم اس گھر کی میں دیکھا ہوا۔" "مجھے گئے ہیں اور تو بھی تک آو
 چھیل رہا ہے۔"

"تپ نے پائے تھے یا تھا۔ اس لیے اسے اٹھا لیا۔ بیٹے اے پلے میں میں گئے۔"
 بیٹا، سامنا۔"

"رہے اسے یا تصور کیا ہے۔" "مگر ان جوزف کی طرف ساتھ اٹھا کر بولا۔"

"وہں کم رہا ہوں سال لے گا۔۔۔ اور نہ یہ سارا مجھے قہ میں، عطا، یہ سال اتنا ہوگا بھی تو میں سنا ہوں
 کر سے چارپ بھی دوں گا۔"

"کیوں شامت تلی ہے۔" "یہی دلی تہ نہ نے پات۔"

"چارپ کیا ہوگا۔۔۔ اس۔" "بوریف نے ہلکا پچھا۔"

"تپ اے سے قلابو کی چھری سے اپنی اس شلوں کا۔"

"خیم میں ہوا۔" "کتاب، تم سارے،" "لیٹ ف۔" "ایسا دیکھو، یہ رہا تھا وہ۔"

ہوسٹ مدھیہ۔ میں کہتی تھی جیسے یہ وہ سارے پامیہ کوئی غت نہ تیرا۔" "خیم گئی۔" "ماتھ"

ہی سی سے۔" "کہا۔" "بکس سارے۔" "تو کیوں چلتے ہو۔"

حملہ مگر یہی میں آیا تھا۔" "جہاں کی تمام اس سے اے چاہا۔" "یہ اکیل دی تھی ورنہ ک پر"

"تو ہی رہا تھا۔" "کسی نہ۔"

"کہنے میں رہا وہ ہے۔" "بواب۔"

"چہا۔" "تم سارے سٹو جہاں جیسے منس، یا نہ یا جیسے رہا ہوا۔" "یہ وہی رہا تھا۔"

عہ۔" "خس رہا ہو۔"

"شر شا روڈ کی طرف۔"

"شر شا ہیں شیر شاہ روڈ۔" "تم سارے تھیں کی"

"چہا۔" "بکس میں نہیں۔"

"جس تو رہا ہوں میں کوئی نہیں نہ رہوں"

"خاموشی ہے" ریمو وٹا، ہاتھ حلقہ سے ہٹا دیا

"تم نے خبر لیوں" "میں نے ہندوستانی پر نظر جما دیا ہے پوچھا

"اجمپ" "جواب د"

"تم نے خبر اجمپ لیوں ہو" "میں نے مسیحت سے سول یا یا

"میں نام ہے"

"تمہاری طرف فوٹو کمپ کے کیا معنی ہوتے ہیں۔۔؟"

"میں نام ہے۔۔۔" جواب ملا۔

"داری دیوار کے ایک دروازہ نام کی اجمپ تھا" ہر دوہرے کے بعد خود بخود ہی بپے کی جتا

"تھا"

"میں نے بہت خاموشی سے چلتے رہے"

"تمہاری صورت میں سادہ سا تھا" "یہ نام اجمپ ہوتا ہے یا"

"بہت ہندوستانی صورت ہے جا کے"

"یا"

"کبھی کہ میں اس شام سے یا پاتا ہوں"

"میں جاتا ہوں" "میں توں نکال دیا ہوں!"

"میں جانتے ہوں۔۔۔؟"

"کبھی کہ میں بچہ پش کے شیر میں ہو گا"

"خاموش رہو"

"ب تو یہ خاموش رہنا پڑے گا مگر تمہارے لیے رمدی کی حاجت ہے پڑے گا مگر حد تک

"اجمپ رہو کو"

"شٹ اپ"

"نہ کچھ ہی"

گاری تھوری یہ بعد شیر شادہ ڈال پٹنی عمر اسے غصوں سے بھی اس شخص کی طرف دیکھنے کی رحمت ہمیں

کوار کی تھی یہ اس نے محسوس کیا تھا کہ آئی خاصا تیز ہے مشکل ہی سے دھوکا کھائے گا اور یہ

سے کچھ یہاں پہنچاؤں بھی نہیں تھی۔ نیبہا پہلے بھی وہاں گیا تھا۔ یہاں سے وہاں پہنچے تھے
 گاڑی کی رہنمائی یہاں سے وہاں پہنچاؤں بھی نہیں تھی۔
 جنہوں نے اس کو گاڑی سے مارا، وہاں سے وہاں پہنچاؤں بھی نہیں تھے۔
 "کچھ نے کہا یہاں سے" "میں نے یہاں سے" "میں نے یہاں سے"
 "ہاتھوں کی آواز"

۱۱ شورے والے پختہ ہو گئے

"کوئی سٹرو - گئے پر تو اس نے یہ ادا بی مال سے تم کو چھپا کر

تو ابھی ہوا تھا کہ کچھ گزرنے سے پہلے
زمین پر ایک اہل حق پائی تھی

قطعی یہ متوقع ہے کہ وہ اپنا ہمارے پتے پہنچے، ہمیں جیسی ستائشیں سنی جائیں گی اور پتے پہنچیں گے۔

پھر میں نے اپنے رشتہ داروں سے بھی کچھ لوگوں سے ملے۔ تھے ممبرانے کا کسی خاص رشتہ نہیں تھا۔
 مگر ان سے بھی جلدی میں کیا۔ یہ سب میں آیا تھا۔ ہر سال قبل اس کے کہ وہ سو سو پہنچتے
 ممبرانے کا رشتہ ہو گیا۔ میں دلچسپ تھا۔

کئی قلمرو ہوئے۔۔۔ یہیں ہم ان کے انداز کے مطابق سب باتوں پر توجہ دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا چلنا پھرنے کا یہاں کے آس پاس رہنے والے کی نگاہ میں نہ آتی تھی۔

خاصی چیز کی ہے۔ کئی طرف جاننا آتا تھا۔ "حصہ میں شامل ہو کر پانچ گنیٹے یہاں تک بھی رہائی ہوئی نہیں
ڈکٹر شاہد و ماں سوچو نہیں تھا۔

ٹائیڈل ہاس پیپر نے کے بعد سب سے زیادہ ترقی پزیر ملکوں میں

۴۔ مائیلوں پر توجہ: جس کی کتاب اسے شام نے لکھی اس سے شام نے وہ لوگ جانتے

نامہ مقامی ریسیور جنہیں اورنگزیل کی ٹائمز نے "ہیرو" نام سے جانا ہے وہ کچھ عرصے تک یہاں ٹی وی فوٹو رپورٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔

”بیوہ“ ”نعمت ہے رہیو رہیو“

”کوہ سے“ ”اس وقت فہرستیں میں جو جایا

"سب تم کوں؟"

"جی، اور سب طرف سے آواز آئی"

"رہا؟" "یاد ہے؟" "ہاں، قلعے میں آیا ہے تم سے۔"

"بالکل بالکل سو میں نے احمق ہونا چاہا ہے۔"

"کہا ہے؟"

"شیر شاہروا ایک عورت ہے۔"

"کون سی عورت؟"

"جلدی میں نہیں دیکھ سکتا تھا، مگر ہاں، وہ تو ہے یہ سنا، پتہ کس

یہ خدا کی بیوی۔ مگر نہ پہچان سکا، بلکہ

"تم نے غلطی کر لی، وہ ہے وہ میرے پاس آئی تھی۔" "یہ خدا ہے؟"

"جلدی بنا، مجھے یاد رہی ہے۔ اب سنا پاتا ہوں۔"

"میں جا رہا ہوں؟"

"تو جلدی؟"

"اگر تم کو پتہ ہے، کوشش میں رہو، ایک آدمی بھی نہ آیا۔"

"یہ وہ کس شہر؟"

"اچھپ کے آئی، اسے پکڑ لے گئے ہیں۔ یہ وہ آدمی، اگر تم کو پتہ ہے، کہتا تھا، تم بھی دیکھو

ہے۔"

"واقعی؟" "سنا تم نے۔ میں یہ حال احمق کے ایک ٹھکانے سے واقف ہو گیا ہوں۔۔۔"

"پہلے میں دیکھتا ہوں، یا تم یہ، مگر وہ کسے؟"

"میں بالکل پتا نہیں"

"کہاں وہ کسے؟"

"رمی، شیر شاہروا، اسے کہیں کہاں ملتا ہے؟ تم ہی جانتے ہو، شیر شاہروا، نام ہے

میں سے۔"

"پتا پتا، کلبہ سے قریب، میں کسے؟"

"ہاں میں وہاں پہنچتا ہوں، تو جلدی؟"

"مار پیٹ تناحق نہیں ہے۔"

"سنئے اچھے مارے ہوں میں کوئی شخص، حق بھی نہیں رہتا۔"

عمر ن نے انجس مارنے کی دیکاری کی تھی۔ جو رن کا قدم روک دینا ہی نہ تھا۔

تھا۔ کاری میں نہ ہوا تھا میں غصی ہو گیا تھا۔ حق نہیں ہے۔ کا تھا کو کوئی تیسرا طرف ہی ہو جو ہے۔"

"تو تمہارا چہرہ حق نہیں ہے۔" عمر ن نے غصی سے زور دیا۔

"ماں میں بے بسی بات ہے۔"

"بہا بھی ہے تو تھا۔ یہ میں نے پوچھا تھا کہ وہ حق نہیں ہے یا نہیں۔"

"تمہیں شاید قلع بھی کہہ دیتا ہے۔"

"میں بھی سمجھتا تھا۔"

"کیسے ہیں نے بہا تھا کہ وہ حق نہیں ہے۔" یہ عمر ن نے پوچھا تھا کہ وہ حق نہیں ہے یا نہیں۔

"پتہ تو ٹھیک ہے۔ میں حکم میں ہوتا تھا کہ میں بھی نہیں تھا۔"

"ارٹیز رگڑی سے پلو۔"

"میں ہوتا ہوں کہ کسی بھی پتہ کی تعاقب میں رہتی۔" میں نے وقت یہاں ہو گیا۔

پہلے ہی ٹھیکہ نہ چکا تھا۔

کاری کی رفتار تیز ہو چکی تھی۔ عمر ن نے ہر قدم میں بے ہوا۔" مگر یہ تھا کہ پتہ میں نہیں ہوتا تھا۔

بے کسی صورت میں نہ ہوا کہ وہاں نہیں جانا ہے۔"

"میں نہیں سمجھتا۔"

"ماں صاحب کے کامیاب نے مجھے حیر کی تھی۔" عمر ن نے کہا کہ وہی میں دیکھتا تھا۔

"مطلب یہ ہونا ہے پتہ نہ ملتا ہے۔"

"جیت ہے کہ تم کو ملے۔"

"میں نے کسے دیکھا۔" وہ کچھ مجھ کو دکھائی دیا۔

"کس بات پر؟"

"جب ہمارے پیٹ نے تمہیں دیکھا تو اس کا کامیاب سے بیاہا تھا میں یہاں رہتا تھا۔"

"تم اب جنسی نہیں رہے ہو۔" عمر ن نے کہا کہ وہی میں دیکھتا تھا۔

"تمہیں یہ کبھی بہت بھی ہے تم سے۔"

"تمہارے پاس کچھ دے دے" ہے ۔

"نام لوگ بے شغف" نے نے بعد سب سے پہلے ہی بول دیا ۔ "اگر تمہیں ماکو گزر رہو تو
مست ہو جاؤ"۔

"بھی محبت کرتے ہیں" "ہاں"۔

"میں تو نہیں دیتا" "میں نے دیا تھا"۔

"بھی تم نے کہا تھا کہ کئی کئی سالوں پہلے میں نے دیا تھا" "میں نے دیا تھا"۔

"تو پھر تمہارے پاس کچھ دے دے"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"تو پھر تمہارے پاس کچھ دے دے"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔ "میں نے دے دیا تھا"۔

"ہیڈ سب تھا، یہ گئے ہوں گے۔ میں تمہیں آخر اس سلسلے میں تاشیش کیوں ہے تم؟ ف ایک
نمارت کی کتاب وہی کہنے جا رہے۔"

"کوئی تمہارے ہیڈ پائوں کو ف تاشیش ہی نہ نے جا رہا ہوں۔ میرا ایک تو ہے ڈھمپ
کے قصے میں۔"

"بھی تو شہت کے قتلہ ہے تھے۔"

"نہا تاہوں یہ طرح کی قتلہ تے تے۔ ہوتا ہے قہوری ہر بعد تمہیں گالیاں دینی شروع
رہوں۔"

"مناسب ہو گا کہ جب تاشیش ہو۔"

میں نے کچھ نہ بول سکا۔ اس نے تاشیش رقیتم کی شروع کی تھی۔ یونہی وہاں سے ایک تھی۔
ڈھمپ کے نام پر کے جاو یا تھا۔

"کیوں یاد دلاتے؟" "تجلی کے پڑھا۔"

"نمارت ایک ہے۔"

"اس مجھے دکھاتے ہو؟" کے گل پلٹا۔ "نہا تے نہیں۔"

"سودہ ست رہا وہ؟" کے میں جا ملک کا۔"

"کیوں؟"

"مجھے اچھا ہے کہ وہ اب بھی کی نمارت میں تاشیش میں۔"

"میں کوئی پسند میں رہتا۔"

"یہ مطلب؟"

"مجھ سے ف یہ بہا یا تھا کہ میں مانتا دیکھا ہوں۔"

"تو ختم میں چاہ۔ میں تمہیں؟" میں نے لے جا ملک کا۔"

"تمہیں بات ہے۔" کے مدد مجھے تاشیش۔"

"وہ؟" "یہ وہی نمارت۔" میں نے لے جا ملک کا۔ یہ نمارت کی طرف اشارہ یا جس

کی بڑیاں روشن تاشیش تھی۔

"تو میں کا یہ مطلب ہو گا کہ وہ لوگ بھی گئے ہیں۔" میں نے لے جا ملک کا۔

ہوئے کہہ

میں نے ہر کونجی دی تھی کچھ وہ نہیں تھا

تھوڑی دیر چنے سے بعد میں نے کارٹر روک دی "۔۔۔ عمارت سنبھلی گئی فہرے کا
"میں مارا ہوں"

"ماں مجھے سب کچھ میں گھسٹا ہے"

"نہی" "سب کچھ سے مجھے میں نے تھی"

"جیسے بھارتی قاتل ہیں"

"اچھا پھر کھانا کھا رہی ہے"

"تم کو دیکھو" "کوئی دیکھ رہی تھی یہاں ایسا تھا میں نے دیکھا"

"تو پھر یہ دیکھو" "میں نے دیکھا ہے"

"تم نے مجھ سے کہا کہ میں یہاں تھا کہ یہ" "وہ کہہ رہی تھی مجھے یہ ہے میں"

"سو دوست" "مجھ سے جو بات یہ کہیں گے یا" "یقین" "میں نے کہا کہ وہ جی ٹی ٹی ہے"

"میں نے دیکھا"

"میں نے سب کو دیکھا" "میں نے دیکھا ہے کہ میں یہاں تھا کہ یہ"

"میں نے دیکھا"

"تم بھی یہ" "میں نے دیکھا ہے"

"میں نے دیکھا ہے"

"میں نے دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا"

"تم" "تم مجھے دیکھ گئے" "وہ کھانا کھا رہی تھی"

"یقین" "وہ دیکھا ہے"

"میں نے دیکھا" "وہ دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا"

"میں نے دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا"

"میں نے دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا"

"میں نے دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا"

"میں نے دیکھا ہے"

"میں نے دیکھا ہے کہ میں نے دیکھا"

چکی تھی، وہ بے عزت کی طرح فیرا جی نہیں آئی تھی۔ وہ راجہ جیلر جیل میں لے گیا۔ وہاں اسے ایک پتھر پر بٹھایا گیا۔

عمر نے بہت تھمتھانے کے بعد یہ روکی، اٹھن بعد یہ اور نیچے بہا، اٹھارے کے

"اجنبی کے بچہ نہ ہو" میں "جس آئیہاں" خطاب۔ — وہیوں کا نہیں "

۱۰۔ رکعتوں میں قرآن نے کئی پڑھنا تھا۔ لہذا یہ ہے

”پہلی شے جس ہے“ ”تم نے مجھے کہا“ ”اجنب لو!“^۵

”یہاں کوئی اٹھمپ نہیں رہتا ہے۔“

”میں بہت پر افسوس کرتا ہوں کہ اس کی تعلیم دینا پاتا ہوں“

درس پختہ ہونے پر پورا مسرت کی ظہیر ہو جائیگی اور آپ کی ہر بات کے ثمرات بھی ہر سے ہوں گے۔

روپ پشانی بھیجے کے قے

"ماٹھے رشتوں میں" ممبرانہ "میں گئے کوٹلی" میں ہو گیا

"میں نے تم کو دیکھا ہے، جانتا ہوں" میں نے کہا۔

فلک کی وقت دیتے کی کار کی گئی ہے۔ لیکن آج ۱۰۰ سال پہلے کی گئی

۱۹۹۰ء کی تحریک ترقی کے بعد بھی یہاں تک کہ

کہ یہ نایاب ہونے والی تھیں اور عمارت کے اندر ان کی تعداد نہایت کم ہے۔ یہی تھیں

میں نے اور ان کی کارائی کرتے ہوئے جانا۔ مابقی آغا خان کی تہذیب و تمدن کی تعریف میں لکھی

شہرت کی کڑی کیڑ میں یہ ہوا "ماں سنا دے" کی آواز۔

$$A_{\alpha} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\alpha} + \frac{1}{\alpha^2} \right) \quad \text{for } \alpha \in \mathbb{N} \setminus \{1\}$$

”عکس میں تم نے بات کیا جا رہی ہے؟“ ”میں نے یہ سنا ہے“

"ہر ایک کے لیے حق ہے" - آئین پاکستان

کتابخانه عمومی و اطلاع رسانی

$$= \frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & -j \\ j & 1 \end{pmatrix}$$

پیشکش: ایک شہر کے لوگوں کو ایک سو سو روپے کی رقم

”اس طرح جیسے وہ ایک عرصہ تک ایلو“

کائنات میں ہر شے کی

سنا رہا اور ٹیکے گن رہا ہے۔ تم نے ہاتھوں میں ٹیکے
 کی گچھلی پر ملتا اور دھجکا، دھجکا کو مر ڈال دیا گیا
 "اب ہمارے بھڑکے تو ہی ٹیکے نہ سمجھال لے
 "کدھ جانا ہے ہاں
 "واہاں نہ

"پہچانی توں ہی نہیں رہے" "نارنگہ شاد سے پہچانے ہوئے نہ رہا۔"
 "میں اس کے قریب ہی تھا۔" "نہ" "وہ جو عرف سے آیا" "پہچانہ"
 "کاری رویہ کیسے میں اس جو عرف نے، چاہے آیا۔" "تو تو اور شہنشاہی سے رہا۔" "یہ تو"
 "پہچانے کے ساتھ ہی میں مل رہے۔"
 "پہچانے کے ساتھ ہی میں مل رہے۔"
 "پہچانے کے ساتھ ہی میں مل رہے۔"
 "پہچانے کے ساتھ ہی میں مل رہے۔"

”مطلب یہ بھی سبق ہے۔ جو کہ ہمیں
میں سے مباحات کو اپنے یہاں میں سے نکال دینا۔“

”وہاں تک پہنچنے میں دو سال کی عرصہ لگتی تھی۔ یوں فوج ہتھیاروں کے نذرانے پر پہنچ گئی۔ مقررہ مقام پر پہنچنے کے بعد فوج نے ایک چاروں طرف سے گولہ باری شروع کر دی۔ فوج نے ایک گولہ باری کے بعد فوج نے ایک چاروں طرف سے گولہ باری شروع کر دی۔ فوج نے ایک گولہ باری کے بعد فوج نے ایک چاروں طرف سے گولہ باری شروع کر دی۔“

"بہتر چہ ہاتھوپ کے خلاف یہ بیاں" شایانہ پندش لوبہ دعا، مانا، "اچھی تک ہاتھوپ ہا سرگ
ہمیں پکلی جگہ" ای شریں اچھی دعا مانا ہے۔"

"میں اس طرح بہت پریشان ہوں گا۔ آپ مجھے یہ بتائیے کہ میں کیسے ہوں گا۔"

"نہایت بعد"۔ "میں نے اپنا دل رات کے لیے دیا"۔ "تم مجھے یہ بتانا چاہتے تھے؟"

"میں نے اپنا دل رات کے لیے دیا"۔

”مے تو تو جان کو آ گئے۔“
 ”میں نے تجھے میری سی بنا لے رہا تھا۔“
 ”کھائے تھے یا نہیں؟“

”پ کی باتیں میری جھوٹیں ہیں آتیں“

"مقصود معلوم کر لینے سے پہلے میں کچھ بھی نہ کہوں گا" میں اس لکچر میں پورا "سب سے وقت قریب سے فہمی، مہترین دست تیار چاہتے تھے کہ تمہارے خلاف سازشوں" کہیں کسی کے پاس وہ جو صورت یہ تو پہلے ہی سے جانتے تھے کہ وہ تمہارے پیشانی کے متعلق وہاں کا اثر یہ بدستور قیام متفقہ یوں دیتے"

اسے شاید کچھ نہ ہو۔ میں نے تصور کیا اور بعد ہوا۔ "جس تک وہ اصل مقصد کی طرف متوجہ ہے اسے اطمینان دے۔ اگر وہ کسی خاص معنی کے خلاف کچھ بھی نہیں کہے گا۔ وہ ہم نے اسلحہ طے کی ہم کو ہوں کہہ دو یہاں میں گئے ہیں"

"یہ ایک فضل میں بتاتا ہوں وہ سب صاحب"

"نہم سے زیادہ قص میں میں تو جانتا ہوں"

"تو پھر ایک میلنگ کے ۱۰۰ قصہ نے لی روشنی کیجی"

"تمہاری عزت بچانے کی خاطر" میں نے سوال کیا

"یہی جھوٹ ہے"

"اور اس کے بعد وہ جو کچھ مانا پاتا ہے اس کے مریض نے کہا"

"آپ اس طرح یوں نہیں کہتے بلکہ کہ"

"کہ پھر یہی ہیں اسے مستفسر ہاں ہی سوال ہے"

"یہی میں نے مانا پاتا تھا" "شاید جلدی ہے"

"میں نے یہ محسوس ہوا کہ اسے مستفسر ہاں ہی سوال ہے تو سمجھنے کی ہوشیار رہا۔ بعد میں پھر وہ

میری ہیں اس کے مستفسر ہاں ہی سوال تھا میں سب یہ معلوم نہ کیا کہ تمہارا بدستور قیام متفقہ یوں سے ہے اور تمہاری

چارہ نشیں میں اس قسم کے علاوہ سب سے چاہتی ہے تو یہ پھر اس قوم کے مستفسر ہاں ہی سوال ہے یہ ہے کہ

شاید میں آپ کے علاوہ سب سے چاہتی قوم پوزیت میں ہے تاکہ"

شاید کچھ نہ ہو۔ اس کے بعد تیسرا خلافت کی سے طے ہوا تھا

* * * *

رحماں صاحب کے مجھے کے ہنگام میں آگئے تھے ہمیں۔ فٹنہ کی باتیں بھی وہ سب باتیں

یہ کہہ کر وہ ارحام صاحبہں جو اس نے ظلیٹ کے ٹہرے داخل تھے رے تھے نہیں۔ پارہی
جوب ملاک وہ جی تک وہاں نہیں آیا

پھر چاکر کے لئے شہر میں سب سے پہلے اس نے ٹہرے پر پہنچا
"اگر شہر کے لوگوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟" اس نے ارحام صاحبہ سے پوچھا
"نور تھوڑا سا فوجیوں پر مشتمل نہیں رہتا۔" ارحام صاحبہ نے بتایا۔ "میں نے سنا ہے کہ
تلاش جاری ہے۔"

"یہ تو ہانڈیا ہے۔" وہی ہے۔
"یہ تو وہی ہے۔"

رہبر یہ پوچھا کہ وہ یہاں کیسے آئے ہیں؟ "میں نے سنا ہے کہ وہ یہاں آئے ہیں۔"

"یہ تو تھے چارے، تم۔" ارحام صاحبہ نے دیکھ کر کہا۔
"وہ وہاں کیسے آئے ہیں؟"
"یہاں کیسے آئے ہیں؟"

"ہاں، یہاں کیسے آئے ہیں؟" ارحام صاحبہ نے دیکھ کر کہا۔
"میں گھومتی رہی ہے۔"

"وہ تم سے پہلے یہاں آئے ہیں۔" وہی ہے۔
"میں یہاں آئی ہوں۔" وہی ہے۔ "میں نے سنا ہے کہ وہ یہاں آئے ہیں۔"

"کوئی خاص بات ہے؟" وہی ہے۔
"بہت ہی خاص۔" ارحام صاحبہ نے دیکھ کر کہا۔
"میں نے سنا ہے کہ وہ یہاں آئے ہیں۔"

"یہاں سے میں جاتا ہوں۔" ارحام صاحبہ نے دیکھ کر کہا۔
"میں نے سنا ہے کہ وہ یہاں آئے ہیں۔"

مہر بعد کی پکڑ پھنسی رہی ہے "تم پانچواں گام میں آ رہے ہو۔ تم نے ایک میٹنگ کا دعوت دیا ہے۔
 اس کا مکمل نہ پتا ہے"

"میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ شام کو وہاں کیا ہو گا۔" "ماں صاحبہ پر تشویش بچے میں ہے۔
 "وہ آپ کا نام کی نوعیت ہے آگاہ ہو گئے ہیں۔"
 "شرق و غلطی کے ایک خط کے سر پر وہاں کا حال ہے۔"
 "ہم۔"

"اس کے مریش سے وہاں میں نے آپ کی تشویش دیکھ لی ہے۔" "اور وہ تشویش نہیں ہونا چاہیے۔
 "وہ شام کی یہاں سے گزرتی ہے۔" "میں یہاں سے گزرتی ہوں۔"

"رہا صاحب نے کہا کہ وہاں ہر روز ہر ملکیت کے کام کرتے رہے ہوں۔" "نہی مجھے وہاں سے بدھ طور پر غلط
 لی جتنا کہ سیکھ رہی کے انتظامات۔" "جاسیں۔"

"ہر صاحب شام کے ہوتے ہیں، وہی ہے۔" "یقیناً، اسے علم ہے کہ یہاں سے کتنی یہاں
 پہنچنے کے لئے ہی وہاں سے پہنچ گیا یا نہ تھا؟" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔"
 "میں تمہیں اس کے بارے میں سنا تھا کہ وہاں سے پہنچ گیا۔" "یہاں سے پہنچ گیا۔"

"میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔"

"میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔"

"میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔"

"میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔" "میں یہاں سے پہنچ گیا۔"

"چائیس ڈیوٹا دیتا ہے، ہولی فری ہے؟" سے ملتا جاتا ہے۔"

”میں وہی ہوتا ہوں جو ہے یہ سہل پہلے ہی بچکی ہوں اہل حق ہمیں ہوں“

"تھکی دت سے پوہ کا
 نہیں اس سے پہلے ہی لکھی توہ پتہ پتہ احمد غامد کا کہ میں یہاں جا
 رہا ہوں"

[illegible]

عمر نے یہ اڑھک سہرے ٹیکر یہ وہنٹس یا تھا اور جلد ہی گاڑی کی طرف پست پاد
"بھتیجی! یہ ساقی ہائی، تاتے سے میری سچ میں نہیں آتی" اس نے ٹخن سے اترتے ہوئے

”تمہاری پور-ٹھن صاف اچھی تھی۔ یہاں لی پریس لواتا پانچ تھی تو سنی قدر ماٹے کی ہیں
بھی ہوں اور ٹوڈ ہی تمہارے پیچھے رہی سکتی ہیں۔“

”میں کاغذ اور پتے نہیں تھی میں ڈائریہ جہاں لکھتا ہوں۔“

”مجھے دیکھتے تو میں ڈائریکٹ ج لے آیا۔“ ادا پاتی تھی کہ میرے سلسلے میں یہ سوچ کی تلاش ہوتی تھی کہ کس کے لیے یہ کام ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے اپنی قابلیت سے میرے ساتھیوں کو چاہتا ہوں کہ ان کی زندگی میں یہ کام ہو سکے۔

« قَدْ كُنْتُ مَعَهُ قَلِيلًا مِنْ يَوْمٍ »

”بھی مجھ کو “ یہ مانتے رہا جو پورے ملک میں ”چیم“ کا ہے۔“
 ”ہر جگہ تو میں ہے“

”میرے پاس کچھ نہ ہے۔“

”میرے پاس کچھ تو ہے۔“

”تمہارا کان ایک بھری پڑ جاتی ہے۔“
”میں نہیں سمجھی۔۔۔“

• "تجانی میں تم سے متعلقہ نہ پایا تاہوں
"چائیں تم یا نہ ہو۔" ۴۰

"پاکلہ پادوں" "میں چوہناٹہ غارتوں میں مجھے کہاں لے جا رہے ہیں؟"

"پاگل خانے تم نے سچی سے تم میں وہاں رہتی چری تھیں کہ پاگل ہوئی ہو۔"
کاری تھی تہائی سے گل آئی تھی

"نہیں ہوتے سے پوچھاں چلتے ہو میں وہ بہ بھی خام نہیں ہو۔"

"رستہ میں تھیں وہاں کہ مجھ سے ڈروں؟"

"تکلی سنیں وہ تاریک ہاک ہے۔"

"چھتری جھوٹا ہو۔"

"میرے منہ میں رت ہو۔"

تھیں نہ وقت نہ کاری پہ غیب سے قسمی تھی پہانچی وہ لوٹیا نے میرے

"تکلی تھی کاری نہ سس رہا تھا۔" وہ بڑا ہی

"الہ پھر مجھے رکھنا پڑے۔" وہاں سے اپنی ہاں لوٹا میں یا پھر ہاک کے نیچے مارے

ہوئے تھے

"پہننا رہتے ہو۔"

"نہاں ہاں۔ پئے کے یہ رہا۔" وہ صوفی شہید تھیں۔ کے سامنے میں ہوں گا۔"

"پھر مارے والی دھمکی نے تھے۔"

دھمکی کاری تھی وہ تھی قاتل تھی تم ہوئی نظر تھی چہ وہاں سے۔ نہ تھی

میں وہاں ماتھوں پر رکھے میں رہا۔ کو بڑا خوف رہا۔ نظر میں سے تعجب رہے والی کاری
کو دیکھے جا رہی تھی

دھمکی کاری سے جو رہی "تم وہاں پہنچا پکائی سے قاتل تھی میں رہا۔"

"رکھنا وہاں سے وہاں مانا گیا ہے مجھ۔" وہاں سے دھمکی میں نے پھر

"تکلی یہاں بھی پکائی۔" وہ بڑا ہی

"دھمکی بھی ہوتا ہے۔" وہاں سے وہاں دھمکی کاری سے چرائی سے قاتل تھی وہاں سے ماتھوں

تھیں وہاں سے کاری سے ماتھوں کو بڑا ہی وہاں سے قاتل تھی وہاں سے

"تم سیدھی یہاں سے پکائی کے پاس جانا۔" وہ بڑا ہی

"نہ نہیں۔" کاری سے تھرائی۔ "تھی تم بھی وہاں۔"

"پھر میری کاری نہ پکائی۔" وہاں سے تھیں لہجہ میں وہاں سے

"بہ تم پٹی کو س بند رہو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے ڈاکہ شاید کہاں چھپا کر رکھا ہے؟ مجھے بھی

طرح طرح سے کرتے نہیں ہیں، پہلے اسے چھپائی قید سے آزاد کرالے گئے تھے۔"

"اور تیار رہی، وہی ہم، ڈاکہ بھی لگا دیا تھا۔" تم اس نے تعارف سے کہا۔

"نہ رت تو مجھے مدد دے، اسے اسے چھپا کر تیار رہی، سسٹم ہوتا ہے۔"

"میں سب سے پہلے اس نے قید سے کہا۔" وہ اس طرح مانی ہوئی تھی۔

"میں طرح طرح سے تیار رہے تھے اس نے میں نے میں اور دیکھا تھا۔ کوئی بھڑکتی ہوئی س قسم کی حرکت نہیں کرنا، جسکی تم نے نہ تھی۔"

"بھڑکتی ہوئی میں نے تیار رہا۔ اب میں، کیونکہ تیار رہا، یہ آؤں، مجھ پر یو ہونے

کھڑے کرنا، وہاں تو میں نے پہلے ہی تیار رہا۔ یہ پہلے ہی دیکھ کر یہ بتاتا ہے۔"

"جی، چپ رہو، کچھ یا ہے۔" وہ پہلے ہی دیکھ کر یہ بتاتا ہے۔

"واقعی تیار رہی، اس نے دیکھا ہے تھا۔" تم اس کی طرح فرما رہے تھے۔

"تم کہاں نہیں گئی ہو، تمہیں پسینا پڑا؟" یہ دیکھ کر یہ بتاتا ہے۔

"اور یہ، وہاں اور کچھ دیکھتی تھی۔" تم اس کی طرح فرما رہے تھے۔

پھر "خدا کا شکر ہے کہ واقعی شک تیار رہی طرح سے تو پسینہ ہو رہا ہے۔ یہ سب سے پہلے ہی دیکھ کر یہ بتاتا ہے۔"

"میں کہتا ہوں کہ اس بند رہو، ڈاکہ شاید دیکھا تھا۔"

"چاہے میں اس کے ساتھ رہوں۔"

"اس کے پیچھے میں لا رہا ہوں۔" یہی مراد تھی۔

میں نے اس سے پہلے ہی چپ رہا تھا، یہ چاہتا تھا کہ میں اور یہی چپ رہی تھی۔

مقصود اور یہی دور یہاں تک کہ میں نے چپ رہی تھی اور یہی چپ رہی تھی۔

پھر اس کے چاروں طرف تھا یہ وہی۔" اس نے اس کے میں داخل ہو کر یہ دیکھ کر یہ بتاتا ہے۔

کو یہی چپ رہی تھی، اس نے قلم باری لکھی اور اس نے یہ بتا دیا۔

"پھر یہی ہے۔" یہی چپ رہا تھا، اس نے اس کو لکھا، وہاں اس کے چپ رہا تھا۔

ہسپ کے ٹیبلٹ پر بیٹھی تھی

اواں ناموش کڑ متھی نہ در میں پلکیں چپکا کا ما

"میں جب چاہتا تھا تو پتا تھا کہ" تم اس نے کیا " میں جتنی ڈاری اس پے ڈھوری ہوئی تھی۔

تمہارے کل مشن سے "تف تھا اب فوم" یا بے کو تم شاید سے یا چاہتے ہو ظاہر سے کہ ب

تمہارے لہشتوں کو بھی ہم نے لے گا تو دل ۱۰۰۰ آپریشن بے دریاں ہو یا ورنہ بھی ڈھوری نہیں کہ شاید

ہی اس کے لیے متا۔ یا جاے شاید کے مٹی یا دوڑے مارے جن یہاں ہو میں"

پہی منہ چلا کر رہ گیا

"مگر تم نے وہ تھا میرے حوالے میں تو مدد کا دیا تمہارے لیے یہ ہی سچی کا حکم

کر دوں گا جس کے ذریعے تم تلخی کی سی بد کا منہ چھو لگو تمہارے دیوں کو بھی گلے لگے ہوں

کا"

پہا جھوٹا ہو

"جلدی" یہ سپاس وقت کم ہے"

"خیب ہے میں فیہ قانونی طور پر تمہارے ملک میں داخل ہوں مجھے پتہ نہیں کہ نہ لے کر اس

کے عدو دھیرے خلاف اور کچھ ثابت نہیں کیا جاسکتا"

"سوال یہ ہے کہ جب میں تمہیں ختم کرنے چاہوں گا، اسے سناؤں تو پھر یا نہ مرنے سے سناؤں

کہ مگر پھر کیا میں نہیں سڑ جائوں گا"

تم سارے اس کے ماتھی کے حیل ال تمام پناہ یا قاتل ہو گا "کالے میں اسے ڈھونڈ کر پناہ

دے گا

"میں" "کو رہیلا اور اوڑاؤں بہک جنت چنے تھے اس کے ماتھی نے تھری دیر ماتیہ پناہ

تھے" احمد ہو یا تھا

"یہ تم سے کیا یا" "کو رہیلا اندیڑی در میں ہوئی

"ب میں اس کے ماتھی کی" نے چار لڑکوں

"میرا" "اواں دووں ماتھی کا رہا"

"جلدی نہ ہو"

"میں سب کچھ تمہارے" نے اس کا گلے میں اسے

"وعدہ بناؤں کہ میرا نہ ہو گا"

"جہاں کیوں مجھے لے چلو۔۔۔"

"مخلط بات۔۔۔ جہاں۔۔۔ وہ تصاویر موجود ہوں اس جگہ کی نشان دہی کرو۔۔۔ حاصل کرتے ہی تمہاری کلو فاسی کا پروانہ لکھ دوں گا۔"

"اچھی بات ہے۔۔۔۔۔" ڈاؤن پچسی پچسی سی آواز میں بولا۔

تیسرے دن رحمان صاحب نے عمران کو مطلب کیا تھا اور اسے اس طرح گھورے چار پہ تھے جیسے جان ہی سے مار دیں گے۔

عمران سر جھکائے بیٹھا تھا۔ آخر وہ غرائے۔ "یہ تم نے کیا کیا۔۔۔؟"

"جی۔۔۔" وہ چونک کر بولا۔ "میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔"

"سمندر سے آٹھ سفید ٹاموں کی لاشیں آمد ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک کی پیٹانی پر وہی نشان موجود ہے جس کا تذکرہ تم نے ڈاؤن کے سلسلے میں کیا تھا۔"

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔۔۔ میں نے بھی سنا تھا کہ کچھ علوم آدمی کی کسلز کی ایک لائٹ لے بھاگے تھے لیکن کچھ ہی دور جانے کے بعد وہ لائٹ دھماکے کے ساتھ مرقی ہو گئی۔"

"وہ خود لے بھاگے تھے۔۔۔؟"

"اب میں کیا عرض کروں۔۔۔ میں وہاں موجود نہیں تھا۔"

"تم نے ڈاؤن سے وہ تصاویر کس طرح حاصل کی تھیں؟"

"کچھ دھمکیاں دی تھیں۔۔۔۔۔"

"مجھ سے اڑنے کی کوشش کر رہا ہے؟" رحمان صاحب میز پر ہاتھ مار کر دھاڑے۔

"کیا وہ آدھا تیز اڑنے کے قابل تھا؟ آدھا تیز بھی اڑنے کی کوشش کرے گا۔ آپ یقین کیجئے کہ میں اس حادثے کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔"

"محض تمہاری دھمکیوں سے مرعوب ہو کر اس نے تمہارا مطالبہ پورا کر دیا۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔"

"بکو اس مت کرو۔۔۔ تم نے اسے کے غرض سے یہاں سے غیر قانونی طور پر نکلوا دیئے کا جھوٹا کیا

"کیا تو تھا۔۔۔ لیکن وہ بے صبر اٹکا۔۔۔ چوری کی لالچ کا تو یہی حشر ہوا تھا۔ یہی کسٹروالے ہم وہ غیرہ بھی تو رکھتے ہیں اپنی لانچوں میں۔۔۔ کہیں کوئی پڑے پڑے ٹکڑا کر پھٹ گیا ہو گا۔ اچھا ہی ہوا اور نہ اگر وہ پکڑے بھی جاتے تو کتنے دنوں کی سزا ہوتی۔۔۔ رہا ہو کر پھر تیرا زاتے پھرتے۔"

"خاموش رہو۔۔۔ تم نے اس کے لیے ایک ایسی لالچ میا کی تھی جس میں ماتم ہم رکھا ہوا تھا۔"

"اگر کسی طرح ثابت ہو سکے تو میں چٹائی پانے کے لیے تیار ہوں۔"

"میں کہہ رہا ہوں کہ اس مت کرو۔۔۔" رحمان صاحب میز پر کھڑے مار کر دھاڑے۔

"جی بہت اچھا۔۔۔" عمران نے سعادت مندانہ انداز میں کہا اور سر جھکائے بیٹھا رہا۔ پھر بے پروا ہوا۔

تماشوں کے ڈھنگ سے ہنس رہے تھے۔

رحمان صاحب تھوڑی دیر تک اسے گھورتے رہے تھے پھر اٹھ کر باہر چلے گئے تھے۔

آج سلیمان کی بارات آنے والی تھی۔ گھر میں خاصا ہنگامہ مچا تھا۔ عمران نے وہاں سے نکل کر بانس پسیا کے گھر کی راہ لی تھی۔ گوریلیا کو بھی قلاب میں رکھنا تھا۔ کیونکہ ڈاؤن سے ساری کشکولاسی کی موجودگی میں ہوئی تھی۔

"جو کچھ بھی ہوا تھا اسے بھول جاؤ۔۔۔" عمران نے گوریلیا سے کہا۔ "ورنہ تمہارا باپ پھر خطرے میں پڑ جائے گا۔"

"وہ کس طرح۔۔۔؟"

"تمہارے باپ کے خلاف ڈاؤن کی قویں سے جو دوا آ رہی ہے وہ تمہارے سبب کا سبب میں نے تمہارے حوالے کر دیا تھا۔"

"کک۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟"

"صرف ضمانت کے طور پر اس کا ایک حصہ میں نے اپنے پاس رکھ لیا ہے تاکہ تم میرے خلاف کبھی اپنی زبان نہ کھول سکو۔۔۔"

"ارے تم مجھے ایسا سمجھتے ہو۔۔۔ شرم کرو۔۔۔ میں تمہیں بتا چاہتی ہوں۔۔۔"

"چاہتی تھی ہو۔۔۔؟" عمران خوف زدہ لہجے میں بولا۔

"یقین کرو۔۔۔ شاید مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ آج تک کسی کو نہیں چاہا۔"

"بہت بے ڈھب چاہتم نے۔۔۔"

"ارے ہاں۔۔۔ اب ڈیڈی نے اگلا ہے اسی نے انہیں حکم دیا تھا کہ عمران کو اپنے گھر بلاؤ اور اسی کے

کہنے سے میری کشمکش کی رپورٹ درج کرائی تھی۔"

"ختم بھی کرو۔۔۔۔۔ میں نے کہا تھا سب کچھ بحال جاو۔۔۔۔۔"

"تو تم نے اس کے لیے لالچ مہیا کر دی تھی۔۔۔؟"

"وعدے کا پکا ہوں۔۔۔ لیکن شام کے اخبارات دیکھ کر مجھے کسی قسم کا اصرار نہ دینا۔۔۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔۔۔؟"

"فی الحال کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ بس ہر حال میں اپنی زبان بند رکھنا۔۔۔۔۔"

"میں احسان فراموش نہیں ہوں ڈارلوک۔۔۔۔۔"

"ڈارلوک بھی۔۔۔۔۔؟" مہراں کرا ہوا۔

اسی شام وہ سلیمان کی بارات کھرچنچا کر اس طرح غائب ہوا تھا جیسے گدھے کے سر سے سیٹک۔

سلیمان اور جوزف دونوں ہی شیر وائی اور چوڑی دارپا جاے میں تھے۔ سلیمان نے سیر اور مطلق بھی ڈال رکھا تھا اور جوزف اسے دیکھ دیکھ کر اس طرح شرمارہا تھا جیسے اس کی شادی سلیمان کے ساتھ ہونے جا رہی ہو۔

نکاح ہو گیا اور کچھ دن بعد ظلمہ بلند ہوا کہ وہ بیاہندہ جاتے گا۔ سلیمان تختے سے اتر آیا۔

"چہ کیسے جانا۔۔۔۔۔" اس بولا تھا۔۔۔۔۔ "جوزف نے سر کوٹنی کی۔"

"اے چپ۔۔۔۔۔ یہاں سے نہیں۔۔۔۔۔ شرم آتی ہے۔۔۔۔۔ راہداری میں پہنچ کر۔۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔" جوزف اسے آگے بڑھا تا ہوا ہوا۔

لوگیاں راہداری میں اکٹھا تھیں۔ خوب خوب چہیتیاں ہوئیں دونوں کی بیٹ کڈائی پر۔ لیکن اس وقت تو ان کی خیریت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے سلیمان کو گھوڑا بٹختے دیکھا اور جوزف اس پر سوار ہو گیا۔

سلیمان ہتھیلیوں اور گھٹنوں کے بل چل رہا تھا۔

پھر تو ایسا ہنگامہ برپا ہوا کہ رحمان صاحب بھی دوڑے آئے۔

"یہ کیا بیہودگی ہے۔۔۔۔۔" وہ جلتی چماڑ گردھاڑے اور سلیمان کو کھٹکھٹا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ جوزف دھڑام سے پیچھے گرا تھا۔

"لگاؤں جوتے۔۔۔۔۔" رحمان صاحب سلیمان کا گریبان پکڑتے ہوئے پورے۔

"جنمور۔۔۔۔۔ میرے صاحب نے کہا تھا۔۔۔۔۔ یہی ریت ہے خاندان کی۔۔۔۔۔ چنگیز خان صاحب کے

زمانے سے چلی آرہی ہے۔"

"کیوں کہ اس کر رہا ہے۔۔۔؟"

"لیس سر۔۔۔ یہی بولا تھا۔۔۔ ہم کی جانے۔۔۔" جوزف کھٹکیا۔

"میں تو اب خودکشی ہی کر لوں گا۔۔۔" سلیمان نے اتنے زور سے اپنے سر پر دھتھڑ چلایا تھا کہ کھڑی اچھل کر رو رہا پڑی تھی۔

"بولا تھا بس۔۔۔ ڈیہا کھوڑا تھا۔۔۔ شہ بالا سواری کرنا۔۔۔ اب ڈیہا اندر جانا۔۔۔" جوزف مسلسل کھٹکیاے جا رہا تھا۔ لڑکیاں کچی کچی کرتی ہوئی اندر بھاگ گئی تھیں۔

پوری کوشش میں قہقہے کو گچ رہے تھے۔ رحمان صاحب دانت پیستے ہوئے باہر چلے گئے۔ عمران کا دور درنگ پتا نہیں تھا۔

خدا خدا کر کے رخصتی کا وقت آیا اور جوزف نے خواتین کو روٹے جو دیکھا تو خود بھی دھاڑیں مارنے لگا۔

"بے چپ۔۔۔ بے چپ۔۔۔ یہ کیا کرتا ہے۔۔۔" سلیمان نے اسے جھجھوڑتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "کیا کچ بچہ جوتے ہی مٹھوٹے گا۔۔۔ پتا نہیں کب کاچلے لیا گیا ہے مجھ سے۔ خدا مجھے عارت کرے۔"

"ہائے ہم کیا کرے سلیمان بھائی۔۔۔ یہ عورت لوگ کیوں روتا۔۔۔؟"

بہنوں کا رونا ہنسی میں تبدیل ہوا "ورو وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔"

سلیمان نے جوزف کا منہ دبا دیا۔ رحمان صاحب پہلے ہی کوشش کی حدود سے باہر نکل گئے تھے۔ ورنہ پھر کوئی ہنگام کھڑا ہو جاتا۔

جوزف مسلسل روئے جا رہا تھا اور سلیمان کسی جھڑکے ہوئے کھوڑے کی طرح نکل بھاگنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا۔

"ہائے سلیمان بھائی اڈھر اضاف نہیں ہوتا۔۔۔ عورت روتا ہے۔۔۔ مرد نہیں روتا سالا۔۔۔ ہم روئے گا۔"

"میری ماں مجھ سے روئے" سلیمان اپنے سینے پر کھوسہ مار کر بولا۔ "اب میں کیا کروں۔"

روئے والیاں کسی اور طرف چلی گئی تھیں اور پھر وہاں قہقہے ہی قہقہے تھے۔

+++++ ختم شد +++++